عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۰ | ۸تا۱۵/ذوالقعدہ۱۴۳۲ھ مطابق ۸تا۱۵/اکتوبر۲۰۱۱ء | شمارہ: ۳۸

بہترین اصولِ زندگی

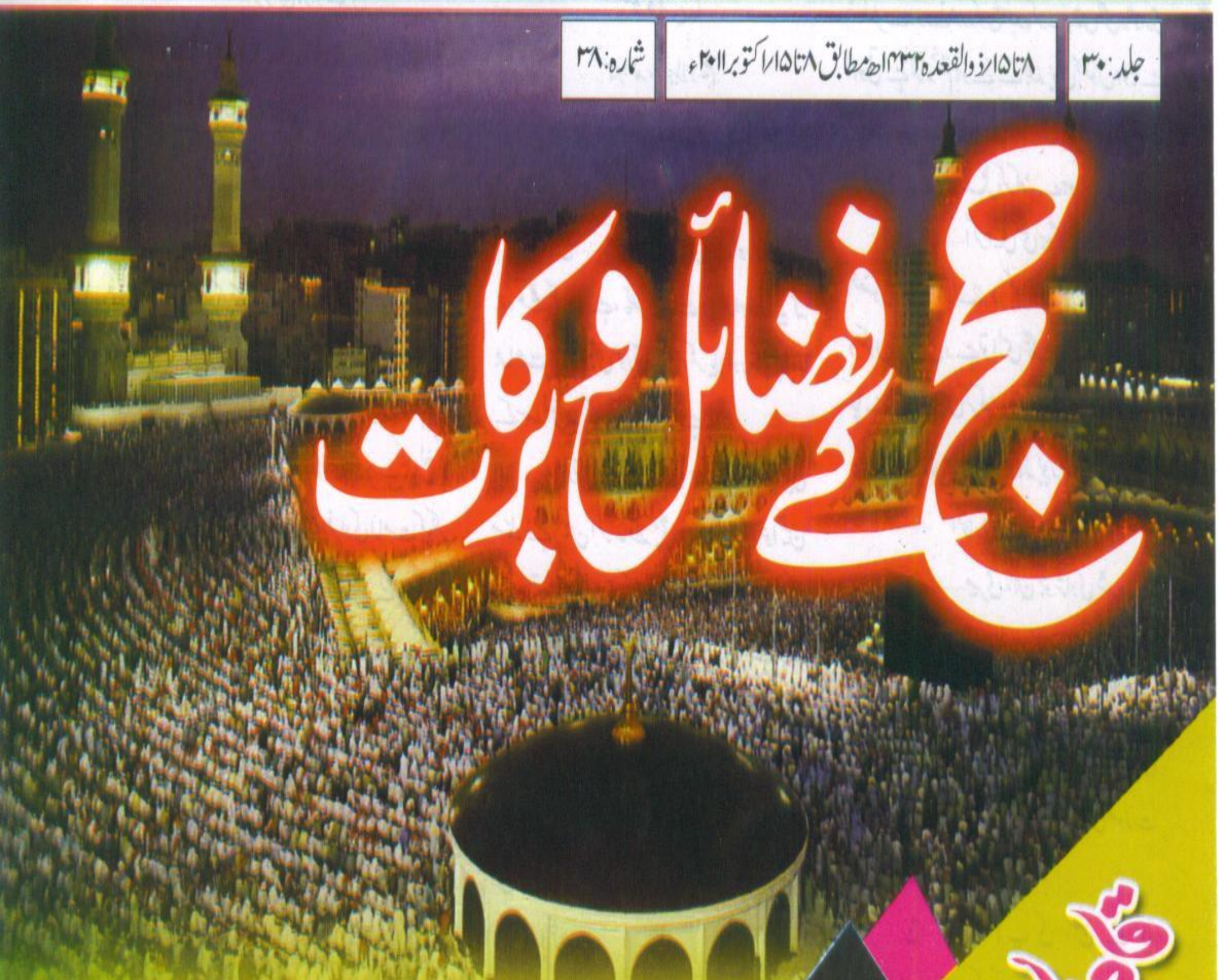

حج کے فضائل و برکات

قادیانیوں سے تعلقات

مسلمان کی جان کی اہمیت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

خواتین کی باجماعت تراویح

مبشر حسن، راولپنڈی

س:...... ہمارے محلہ میں کچھ عورتیں ایک مکان میں تراویح جماعت کے ساتھ ادا کرتی ہیں، ان کے لئے ایک نابالغ حافظ بچے کو امام مقرر کیا گیا ہے، کیا شریعت کی رو سے عورتوں کا اس طرح جماعت کی تراویح میں شرکت کرنا درست ہے اور بچے کا اس طرح تراویح کی نماز میں امامت کرنا جائز ہے؟

ج:...... پہلی بات یہ ہے کہ نابالغ امام بالغ مقتدیوں کی امامت نہیں کرسکتا، کیونکہ جب نابالغ پر نماز فرض نہیں ہے تو وہ ان بالغ افراد کی امامت کیونکر کرسکتا ہے، جن پر نماز فرض ہے، اس لئے کہ نابالغ کی نماز نفل ہے اور بالغوں کی درجہ بدرجہ فرض، واجب اور سنت موکدہ ہے، تو کم تر درجہ کی نماز والا اعلیٰ درجہ کی نماز والوں کا امام کیسے بن سکتا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ عورتوں کو اکیلے نماز پڑھنے کا حکم ہے، جب ان پر جماعت لازم نہیں تو وہ یہ تکلیف کیوں کرتی ہیں؟ ہاں اگر گھر کا کوئی محرم حافظ ہو اور گھر کے محرم افراد اس کے پیچھے تراویح پڑھ رہے ہوں تو گھر کی محرم خواتین اپنے محرم حافظ اور محرم مقتدیوں کے پیچھے صف بناکر باجماعت تراویح کی نماز ادا کیا کرلیں تو اس کی گنجائش ہے۔ تیسری صورت یہ بھی قابل عمل ہے کہ کسی حافظ کو تراویح کا امام بنادیا جائے اور اس کے ساتھ مرد مقتدی کھڑے ہوجائیں اور درمیان میں پردہ ڈال کر مردوں کے پیچھے خواتین تراویح کی نیت باندھ لیں۔

صلوٰۃ التسبیح

نصیر احمد، تربیلا ڈیم

س:...... عورتیں ایک عورت کی امامت میں صلوٰۃ التسبیح ادا کرسکتی ہے؟

ج:...... صلوٰۃ التسبیح نفل ہے اور نوافل کی جماعت مکروہ ہے، پھر کراہت در کراہت یہ کہ جماعت اور وہ بھی عورتوں کی، کریلا اور نیم چڑھا کے مصداق یہ مجموعہ کراہیات ہے۔

عورتوں کی تراویح کی جماعت کا بھی یہی مسئلہ ہے، لیکن اگر حافظ بچی اپنے گھر کی خواتین کے ساتھ اس طرح کھڑی ہوجائے کہ وہ امام کی طرح الگ صف میں نہ ہو بلکہ عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہوجائے اور دوسری عورتیں اس کے دائیں اور بائیں کھڑی ہوجائیں اور گھر کی خواتین کے علاوہ کسی کو اس جماعت میں شرکت کی دعوت بھی نہ دی جائے اور محض منزل کی حفاظت مقصود ہو تو اس کی گنجائش ہے۔

س:...... نماز باجماعت میں صف بندی کے لئے حکم ہے کہ مل کر کھڑا ہونا چاہئے اور بیچ میں خلا نہ رہے، اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ چار چھ انچ جگہ ہی ہوتی ہے تو آپس میں مل کر جگہ پر کرنے کی بجائے ایک شخص کو بیچ میں اس طرح گھسیڑتے ہیں کہ خود اور اس کے دونوں اطراف میں کھڑے نمازی گویا شکنجے میں کس دیئے گئے ہوں، ان کو سیدھا کھڑے ہونے اور رکوع سجدہ کرنے میں بھی دشواری ہوتی ہے، نماز ختم ہونے کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے قید سے رہائی ملی ہو، مطلع فرمائیں کہ سنت کے مطابق کس حد تک مل کر کھڑے ہونا چاہئے؟

ج:...... اگر ایسی تنگی ہو کہ نماز میں خشوع خضوع کے بجائے دائیں بائیں والوں کے دھکوں کا خیال رہے تو ایسی تنگ جگہ پر نہ کھڑا ہونا چاہئے، بہرحال مل کر کھڑے ہونا مسنون ہے۔

بچوں کے نام کئے گئے زیورات کی زکوٰۃ

افتخار احمد، کراچی

س:...... میری بہن جو شادی شدہ ہے، اس کے پاس ۲۷ تولہ مالیت کا سونا ہے، وہ ایک گھریلو خاتون ہیں، اس کے پاس دیگر وسائل نہیں ہیں، اس کی ساس کا کہنا ہے کہ یہ زیورات بچوں کے مستقبل کے لئے رکھا گیا ہے، کیا ایسی صورت میں اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

ج:...... اگر آپ کی بہن نے وہ زیورات اپنے بچوں کی ملکیت کردیئے ہیں اور وہ اب ان کو استعمال نہیں کرتی اور وہ بچے نابالغ ہیں تو ان زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو ان کی زکوٰۃ دینا ہوگی، اسی طرح اگر ان بچوں میں سے کوئی بالغ ہے اور اس کے حصہ میں ساڑھے سات تولہ کی مقدار میں سونا آتا ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

جلد:۳۰ ۸تا۱۵ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۸تا۱۵ اکتوبر ۲۰۱۱ء شمارہ:۳۸

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

اس شمارے میں!

قادیانیوں کی تحریف قرآن مہم	۵	اداریہ
حج کے فضائل و برکات	۷	مفتی عبدالروف سکھروی مدظلہ
مسلمان کی جان کی اہمیت	۱۰	مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ
قادیانیوں سے تعلقات	۱۳	مفتی عنایت الرحمٰن علوی
مرزا قادیانی کی تضاد بیانی	۱۶	مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم
بہترین اصول زندگی	۱۹	ڈاکٹر محمد انوار اللہ
قادیانیت..... حقائق و تجزیہ	۲۱	محمد یعقوب
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ
میری والدہ محترمہ کی رحلت	۲۷	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی:۲۲۵ روپے، سالانہ:۴۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قبر کا منظر

''حضرت ہانی فرماتے ہیں کہ: امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی ریش مبارک تر ہوجاتی، عرض کیا گیا: آپ جنت ودوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں تب نہیں روتے، مگر اس سے روتے ہیں؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، اگر آدمی کو اس سے نجات مل گئی تو بعد کی منزلیں آسان ہوں گی، اور اگر اسی سے نجات نہ ہوئی تو بعد کا معاملہ اس سے سخت ہوگا۔ فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: میں نے جو منظر بھی دیکھا، قبر اس سے بھی زیادہ بھیانک ہے۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۵۵)

امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اُمت کے افضل ترین حضرات میں سے ہیں، کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت دی، اس کے باوجود ان پر آخرت کا خوف اس قدر غالب ہے کہ کسی قبر کو دیکھتے ہیں تو قبر کے سوال وجواب، وہاں کی تاریکی اور وحشت وتنہائی کو یاد کرکے بے اختیار رونے لگتے ہیں۔

مرنے کے بعد آدمی کو جن منزلوں سے گزرنا ہے اگر خواب میں بھی کسی کو نظر آجائیں تو دہشت سے کلیجہ پھٹ جائے، مگر ایک تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پردۂ غیب میں رکھا ہے اور پھر دُنیا کی فضا نے انسانوں کی بصیرت پر غفلت کے پردے ڈال دیئے ہیں، ورنہ اگر قبر ہی کے مناظر انسان کے سامنے آجاتے تو زندگی اجیرن ہوجاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے عذاب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: اگر وہ حالت تم پر کھل جاتی تو تم لوگ مُردوں کو دفن کرنے کی ہمت نہ کرتے۔ کتنے خوش نصیب ہیں جو اس اندھیری کوٹھڑی میں روشنی کے لئے سامان کرتے ہیں، اور کتنے بدنصیب ہیں وہ جو قبر کے لئے سانپ اور بچھو اپنے ہاتھوں سے پالتے ہیں۔ یہی بدعملیاں، یہی ظلم وستم، یہی حرام کاری وحرام خوری جو لوگ دُنیا میں کرتے ہیں، قبر کے سانپ اور بچھو ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو دُعا سکھائی ہے: ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ'' اے اللہ! میں قبر کے عذاب اور قبر کے امتحان و آزمائش سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

ترجمہ: ''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور ڈرایئے اپنے نزدیک کے قبیلے والوں کو'' (الشعراء:۲۱۴) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے عزیز واقارب، خویش، قبیلے کو جمع کرکے ایک ایک کا نام لے کر) فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! (یہ آپ کی پھوپھی تھیں)، اے فاطمہ بنت محمد! (صلی اللہ علیٰ ابیہا وعلیہا وسلم)، اے عبدالمطلب کی اولاد! میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا (چنانچہ جب تک تم دینِ حق کو قبول نہ کرو، میں تمہاری شفاعت بھی نہیں کرسکتا، نہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکتا ہوں، لہٰذا آخرت کی نجات تو صرف دینِ اسلام کو قبول کرنے پر موقوف ہے، ہاں!) میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو (اس کے دینے کا بے شک اختیار رکھتا ہوں)۔'' (ترمذی، ج:۲، ص:۵۵)

دین کی دعوت وتبلیغ کے دو اُصول ہیں، ترغیب اور ترہیب۔ ''ترغیب'' سے مراد یہ ہے کہ ایمان اور اَعمالِ صالحہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے آخرت کی جن نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے وہ یاد دلایا جائے، اور ''ترہیب'' سے مراد یہ ہے کہ کفر وشرک اور گناہوں کی جو سزائیں ملنے والی ہیں ان سے ڈرایا جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو دعوت دی، جب وہ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے خطابِ عام بھی فرمایا اور قریش کی الگ الگ شاخوں اور ممتاز افراد سے خطابِ خاص بھی فرمایا۔ چنانچہ فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبدشمس کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبدمناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے ہاشم کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچا، میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ تمہارے ساتھ جس رشتے کا تعلق ہے اس کے حقوق ادا کرتا رہوں گا۔ (صحیح مسلم)

اور صحیح بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جماعت قریش! اپنی جانوں کو خرید لو (یعنی ایمان لاکر دوزخ سے بچالو)، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا، اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے کسی کام نہیں آؤں گا، اے رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے کسی کام نہیں آؤں گا، اے محمد کی بیٹی فاطمہ! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ، مگر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے کسی کام نہیں آؤں گا۔ (مشکوٰۃ ص:۴۶۰)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے خانوادوں کو پکارنے لگے، اے بنوفہر! اے بنوعدی! یہاں تک جب سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بتاؤ کہ اگر میں تم کو خبردوں کہ اس وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے، تو کیا تم میری تصدیق کروگے؟ سب بیک آواز بولے: ہاں! اس لئے کہ ہمیں تجربہ ہے کہ آپ سچ کہنے کے عادی ہیں، آپ کے منہ سے کبھی غلط بات نہیں سنی گئی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔ (صحیح بخاری ومسلم، مشکوٰۃ ص:۴۶۰)

ادارِیہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

قادیانیوں کی تحریفِ قرآن مہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے، جو نبی آخرالزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ”انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون“... ہم نے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں... یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اپنے نزول سے لے کر.... صدیاں گزرنے کے باوجود.... اب تک ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے، جس کا اعتراف غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ آسمانی کتاب قیامت تک باقی رکھنا تھی اس لئے اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اٹھائی۔

مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے گمراہ کن عقائد و نظریات پھیلانے کے لئے اہل یہود کی راہ پر چلتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ پر مشق ستم کی اور قرآنی آیات کی تفسیر و تشریح میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدین اور فقہائے امت سے الگ روش اختیار کی اور سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔

حال ہی میں مرزا قادیانی کی ذریت نے اپنے گرو کی طرح قرآن کریم کی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں ”احمدیہ مسلم جماعت انڈیا“ کے زیر اہتمام سہ روزہ ”قرآن ٹیچنگ ایگزی بیشن“ کے انعقاد کی کوشش کی گئی، جس میں قرآن کے تحریف شدہ تراجم میں ختم نبوت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیات کو قادیانی عقائد میں ڈھال کر مسلمانوں میں تقسیم کیا جا رہا تھا۔ اس نمائش کی تفصیل اس خبر میں ملاحظہ فرمائیں:

”.... نئی دہلی میں موجود بھارتی ذرائع کی جانب سے پیش جانے والی اطلاعات کے مطابق دنیا بھر میں غیر مسلم قرار دی جانے والی احمدی اقلیت کی تنظیم ”احمدیہ مسلم جماعت انڈیا“ کے زیر اہتمام نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں سہ روزہ ”قرآن ٹیچنگ ایگزی بیشن“ کا جمعہ کے روز آغاز کیا گیا تھا، جس کی اطلاع ملتے ہی جید علمائے کرام اور اسلامی شخصیات نے اس نمائش کے انعقاد کے خلاف کانسٹی ٹیوشن کلب کے باہر زبردست مظاہرہ کیا۔ مسلمان علمائے کرام اور احتجاجی مظاہرین کا کہنا تھا کہ احمدیہ فرقہ غیر مسلم ہے اور اس کی جانب سے اسلام، مسلمان اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک استعمال کرنا جرم ہے، اس لئے بھارت سرکار کو اس نمائش کو فی الفور بند کر دینا چاہئے۔ پرامن مسلم مظاہرین نے احمدی جماعت کی اس نمائش کے انعقاد کے لئے کی جانے والی کوششوں اور بھارت سرکار کے ساتھ اسرائیلی سفارت خانے کی معاونت کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ درجنوں جید علمائے کرام اور مظاہرین نے جن کی قیادت نئی دہلی کی تاریخی جامع مسجد کے امام اور یونائیٹڈ فورم کے سربراہ سید یحییٰ بخاری کر رہے تھے، کا استدلال تھا کہ ہم نے پہلے دن احمدیہ جماعت کی جانب سے منعقد کی جانے والی نمائش کے خلاف علامتی مظاہرہ کیا تھا۔ اب ہم شدید احتجاج کرنے جا رہے تھے۔ بھارت سرکار کو اس کا خیال آ گیا کہ قادیانیوں کی سرپرستی سے معاملات اور دہلی کا امن خراب ہونے کا اندیشہ تھا، سید یحییٰ بخاری کا مزید کہنا تھا کہ جب طے ہو چکا ہے کہ یہ احمدی غیر مسلم ہیں اور پوری دنیا میں ان کو کافر قرار دیا جا چکا ہے تو آخر کیا وجوہات ہیں کہ یہ

لوگ اسرائیلی اور کانگریس کی سرپرستی میں سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں.... تازہ ترین کوشش میں نامعلوم افراد کی جانب سے تقسیم کیے جانے والے ترجمہ والے قرآنی نسخوں میں واضح طور پر دو آیات کا انتہائی غلط ترجمہ کیا گیا ہے جو نہ صرف قرآنی روح کے خلاف ہے بلکہ اس کے ذریعے قادیانی جماعت کے نقطۂ نظر کو پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مقامی مسلم ذرائع کے مطابق سورۃ آل عمران کی آیات نمبر ۵۵ اور سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۱۱۷ کا ترجمہ غلط کرنے کے بعد ان کے ذیل میں دی گئی تشریحات میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام موت کی آغوش میں جا چکے ہیں اور اب ان کا دنیا میں دوبارہ ظہور ناممکن ہے۔ واضح رہے کہ قرآنی تعلیمات اور احادیث سے ملنے والی رہنمائی کی روشنی میں عالم اسلام کے علماء کا متفقہ نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے زندہ سلامت آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ دوبارہ اس دنیا میں آپؐ کے امتی کے طور پر تشریف لائیں گے۔ اس کے برعکس دنیا بھر میں مسلمانوں کے عقائد بگاڑنے اور عیسائی مشنری کی ایماء پر کام کرنے والی قادیانی جماعت کا نظریہ ہے کہ نہ صرف عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا سے (نعوذ باللہ) موت کے بعد رخصت ہو چکے ہیں بلکہ ان کا دوبارہ دنیا میں ظہور بھی نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس ایک نئے نبی عیسیٰ مسیح کے نام سے دنیا میں تشریف لائیں گے، جو دجال کے خلاف قتال کرنے والی جماعت کی رہنمائی کریں گے۔ معروف بھارتی روزنامہ ہندوستان ٹائمز کے مطابق بھارت میں کام کرنے والی قادیانی جماعت کی جانب سے بڑے پیانے پر ایسے سادہ لوح افراد کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے جو غربت کی چکی میں پس رہے ہوتے ہیں۔ مسلمان ذرائع کا کہنا ہے کہ قادیانی جماعت نے ماضی میں کئی علاقوں میں پورے دیہاتوں اور قصبات کو پیسوں کا لالچ دے کر ان کی سادگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی مذہب میں داخل کیا تھا۔ بعد ازاں جمعیت علمائے ہند اور ختم نبوت کے نام سے کام کرنے والی تنظیموں کی جانب سے جب ان افراد کو اس بات کا ادراک دلایا گیا کہ وہ لاعلمی میں اپنا بڑا دینی نقصان کر بیٹھے ہیں تو ان کی جانب سے توبہ کرتے ہوئے دوبارہ ختم نبوت پر اپنے ایمان کی تجدید کی گئی۔ ہندوستان ٹائمز کے مطابق ایسے ہی ایک واقعے میں چند برس قبل بھارتی ضلع کرناٹک کے قریب بارہ دیہاتوں میں بسنے والے تین ہزار ایسے افراد نے دوبارہ تجدید ایمان کی تھی جو لاعلمی میں قادیانیوں کے ہاتھوں اپنا ایمان گنوا چکے تھے۔ حیدرآباد دکن کے مسلمان ذرائع کے مطابق اس مرتبہ قادیانی نواز گروہوں کی جانب سے چلائی جانے والی مہم میں باقاعدہ علماء کا نام لے کر لوگوں کو راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حیدرآباد دکن کے مختلف علاقوں میں بڑے پیانے پر نامعلوم افراد کی جانب سے تقسیم کئے جانے والے ترجمہ والے قرآنی نسخوں پر درج مترجم کا نام ''مولانا وحید الدین خان'' بتایا گیا ہے جبکہ یہ نسخہ کسی فرح خانم نامی خاتون کی جانب سے مدون کرایا گیا ہے۔ ان قرآنی نسخوں کے سرورق پر موجود دیگر معلومات کے مطابق یہ کاپیاں ۲۰۰۹ء میں دہلی کے گڈ ورڈ بک نامی پبلشر کی جانب سے پبلش کی گئی ہیں، جبکہ ان کی طباعت رپلیکا پریس پرائیویٹ لمیٹڈ پر کی گئی ہے۔ مقامی مسلمان ذرائع کا کہنا ہے کہ مذکورہ غلط ترجمے والے قرآنی کاپیوں کی خفیہ تقسیم کے باعث مقامی مسلمانوں میں کافی گہرا غصہ پایا جاتا ہے اور انہیں اس بات کی تلاش ہے کہ ایسے افراد کو ڈھونڈ نکالا جائے، جو اس سارے قصے کے پیچھے ہیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق نامعلوم افراد کی جانب سے یہ نسخے یا تو مساجد میں خفیہ طور پر رکھے جارہے ہیں یا پھر ایسے افراد، بچوں اور خواتین کو دیئے جارہے ہیں جو بظاہر اس سارے معاملے سے لاعلم ہیں۔ اس قسم کے غیر صحیح ترجمے والے بے شمار نسخے صحیح العقیدہ مسلم گھرانوں میں پہنچا کر لوگوں کے عقائد کو خراب کرنے کی مذموم سازش پر عمل کیا جارہا ہے۔'' (روزنامہ امت کراچی، ۲۵ رستمبر ۲۰۱۱ء)

مسلمانوں کو چاہئے کہ ان غداران اسلام، مرتدوں اور زندیقوں سے خود بھی بچیں اور مسلمان معاشرہ کو بھی ان سے بچانے کی کوشش کریں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حج کے فضائل و برکات

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

حج فرض ہے:

ہر مسلمان صاحب استطاعت پر حج کرنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وللّٰہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ۔ ومن کفر فان اللّٰہ غنی عن العالمین۔" (آل عمران)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، اُن لوگوں پر جو اُس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو شخص (اللہ تعالیٰ کا حکم) نہ مانے تو (اللہ تعالیٰ کا اس میں کیا نقصان ہے) اللہ تعالیٰ تو تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔"

حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق سن ۹ ہجری میں آیا ہے اور اس کے اگلے سال سن ۱۰ ہجری میں اپنی وفات سے صرف تین ماہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو "حجۃ الوداع" کے نام سے مشہور ہے۔ اس سے پہلے ایک موقع پر آپ ﷺ نے خود بھی حج فرض ہونے کا اعلان فرمایا، چنانچہ:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ: اے لوگو! تم پر حج فرض کردیا گیا ہے لہٰذا اس کو ادا کرنے کی فکر کرو۔" (صحیح مسلم)

حج کب اور کس چیز سے فرض ہوتا ہے، اس کی وضاحت اس حدیث میں ہے:

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا کہ: کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سامانِ سفر اور سواری۔" (جامع ترمذی)

قرآن کریم کی آیتِ بالا میں حج فرض ہونے کی شرط: "من استطاع الیہ سبیلا" بتائی گئی ہے کہ حج اُن لوگوں پر فرض ہے جو سفر کرکے مکہ معظمہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، سوال کرنے والے صحابی نے اس استطاعت کی وضاحت چاہی تو آپ ﷺ نے مختصراً اس کے بارے میں فرمایا کہ ایک تو سواری کا انتظام ہو جس پر مکہ معظمہ تک سفر کیا جاسکے (خواہ اپنی ہو یا کرایہ کی) اور اس کے علاوہ کھانے پینے جیسی ضروریات کے لئے اتنا سرمایہ ہو جو اس زمانہ سفر کے گزارے کے لئے کافی ہو۔ حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے احادیث و آیت میں غور فرماکر استطاعت کی ایسی وضاحت فرمادی کہ اس کی روشنی میں ہر شخص اپنے اوپر حج فرض ہونے کا فیصلہ آسانی سے کرسکتا ہے، آپ بھی اس میں غور کرکے اپنے اوپر حج فرض ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرلیجئے۔

استطاعت کا مطلب:

حج فرض ہونے میں جو قدرت اور استطاعت شرط ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

"جس مسلمان، عاقل، بالغ، صحت مند غیر معذور کے پاس اس کی اصلی اور بنیادی ضروریات سے زائد اور فاضل مال اتنا ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں کے قیام و طعام کا خرچ برداشت کرسکے اور اپنی واپسی تک ان اہل و عیال کے خرچ کا انتظام بھی کرسکے جن کا نان و نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اور راستہ بھی مامون ہو تو ایسے ہر مسلمان پر حج فرض ہے۔ عورت کے لئے چونکہ بغیر محرم کے سفر کرنا شرعاً جائز نہیں، اس لئے وہ حج پر اس وقت قادر سمجھی جائے گی جب اس کے ساتھ کوئی محرم حج کرنے والا ہو، خواہ محرم اپنے خرچ سے حج کررہا ہو یا یہ عورت اس کا سفر خرچ بھی برداشت کرے۔"

(ماخذہ معارف القرآن، ج:۲، ص:۱۲۲)

حج نہ کرنے پر سخت وعید:

حج کرنے کی قدرت اور استطاعت رکھنے کے باوجود جو لوگ حج نہ کریں، ان کے لئے حدیث میں بڑی سخت وعید ہے، حدیث ملاحظہ ہو:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: "اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے، ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔" (جامع ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود جو لوگ حج نہ کریں، ان کا اس حالت میں مرنا اور یہودی یا عیسائی ہوکر مرنا گویا برابر ہے۔ (معاذ اللہ) یہ بالکل ایسی وعید ہے کہ جیسے نمازی کو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کفر وشرک کے قریب کہا گیا ہے، قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔'' (الروم)

ترجمہ: ''نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو۔''

جس سے معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنا مشرکوں والا عمل ہے، اس طرح حج نہ کرنے والوں کو یہود ونصاریٰ کے مشابہ بتایا گیا ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں کو مشرکوں کے، اس کا راز یہ ہے کہ عیسائی اور یہودی حج نہیں کرتے لہٰذا باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ان کے ساتھ مشابہت ہے اور عرب کے مشرکین حج کرتے تھے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتے تھے، اس لئے نماز نہ پڑھنے کو مشرکوں والا عمل بتایا.... بہرحال آیت اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بغیر حج کئے مرنے والے ناشکرے اور نافرمان بندے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔

پیشانی پر کافر لکھا ہوگا:

آیت مذکورہ میں حج نہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے جس بیزاری کا اظہار فرمایا ہے، اس کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد دہلا دینے والا ہے جو تفسیر درمنثور میں ہے:

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: جو شخص تندرست ہو اور پیسہ والا ہو کہ حج کے لئے جانے کی اس میں استطاعت ہو اور پھر بغیر حج کئے وہ مرجائے تو قیامت کے دن اس کی پیشانی پر ''کافر'' کا لفظ لکھا ہوا ہوگا، اس کے بعد انہوں نے یہی آیت: ''ومن کفر'' آخر تک پڑھی۔''

ایک اور روایت میں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے (اور بغیر حج کے مرجائے) تو قسم کھا کر کہہ دو کہ وہ عیسائی مرا ہے یا یہودی مرا ہے۔'' (فضائل حج)

حج کی استطاعت کے باوجود بغیر حج کئے مرنے والے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد ممکن ہے کہ ان کی تحقیق ہو ورنہ حضرات علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حج نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا بلکہ انکار کرنے سے کافر ہوتا ہے۔ (فضائل حج)

بہرحال حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرنا کافرانہ طرز عمل ہے جو سخت گناہ ہے، جس سے توبہ واجب ہے اور حج فرض ادا کرنے کی فکر کرنا لازم ہے۔

حج نہ کرنے کے بہانے:

بعض لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادا کرنے سے بڑی غفلت برتتے ہیں اور مختلف قسم کی تاویلیں اور بہانے پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں ایسے لوگوں کی کچھ تاویلیں پیش کی جارہی ہیں جو احادیث بالا میں بیان کردہ وعیدوں کی روشنی میں بالکل باطل ہیں:

ماحول نہیں:

اگر کسی کو یہ یاد دلائیں کہ بھائی آپ صاحب مال ہیں، آپ کے اوپر حج فرض ہے، اس کو ادا کیجئے! تو جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے گھر میں ماحول نہیں ہے، اس قسم کی ہمارے یہاں باتیں نہیں ہوتیں، اور جب تک ماحول نہ ہوا ایسا کرنے کا فائدہ کیا؟ حالانکہ وہ ہر سال تمام بچوں اور گھر والوں کے ساتھ بمع ملازمین مری، سوات گھومنے جائیں گے۔ سنگاپور، پیرس اور لندن جائیں گے، لیکن نہیں جائیں گے تو حج کے لئے نہیں جائیں گے۔ حج کے لئے ماحول نہ ہونے کا بہانہ کریں گے، مگر! یہ بہانہ آخرت میں نہ چل سکے گا اور خدا کے عذاب سے نہ بچا سکے گا، سوچ لیں!!

پہلے نماز، روزہ تو کرلیں:

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ حج پر تو بعد میں جائیں گے، پہلے نماز، روزہ کے تو پابند ہوجائیں، انہیں سمجھاؤ کہ بھائی! جب تم حج پر جاؤ گے تو ایک طرح سے تمہاری تربیت ہوگی اور جب ۴۰ سے ۵۰ روز تک گھر سے باہر رہ کر صرف حرم پاک اور مسجد نبوی میں یہ سارا وقت لگے گا اور ایک خاص عبادت والا ماحول ہوگا تو تم تمام دوسری عبادتوں کے بھی عادی ہوجاؤ گے اور تمہارے اندر بڑی تبدیلی ہوجائے گی، لیکن پھر بھی نہیں سمجھتے.... اصل بات یہی ہے کہ حج کرنا نہیں چاہتے، کیونکہ اول تو حج کا فرض ہونا نماز، روزہ کی پابندی پر موقوف نہیں، دوسرے نماز، روزہ کی پابندی بھی تو اپنے اختیار میں ہے، جب چاہے پابند ہوجاؤ، کیا مشکل ہے؟

دیگر فرائض:

کچھ لوگ اس طرح تاویلیں پیش کرتے ہیں کہ ایک حج ہی ادا کرنے کے لئے رہ گیا ہے! اور بھی تو دوسرے فرائض ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں، بچوں کی تعلیم ہے اور نہ جانے کیا کیا بہانے تراشتے ہیں کہ پہلے ان کو پورا کرلیں پھر حج بھی کرلیں گے، اتنی جلدی کیا ہے؟

ایسے لوگ درج ذیل احادیث میں غور کریں:

☆... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہئے۔

☆... دوسری حدیث میں یہ ارشاد ہے کہ فرض حج میں جلدی کرو، نہ معلوم کیا بات پیش آجائے۔ (ترغیب)

☆... ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو، کسی کو بعد کی کیا خبر ہے کہ کوئی مرض پیش آجائے یا اور کوئی ضرورت درمیان میں آ[illegible]

ہوجائے۔(کنز)

☆...ایک اور حدیث میں ہے کہ حج نکاح سے مقدم ہے۔(کنز)

☆...ایک حدیث میں ہے کہ جس کو حج کرنا ہے جلدی کرنا چاہئے۔کبھی آدمی بیمار ہوجاتا ہے،کبھی سواری کا انتظام نہیں رہتا،کبھی اور کوئی ضرورت لاحق ہوجاتی ہے۔(کنز)

☆...ایک حدیث میں ہے کہ حج کرنے میں جلدی کرو،نہ معلوم کیا عذر پیش آجائے۔(کنز)

ان احادیث کی بنا پر ائمہ میں سے ایک بڑی جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب کسی شخص پر حج فرض ہوجائے تو اس کو فوراً ادا کرنا واجب ہے تاخیر کرنے سے گناہگار ہوتا ہے۔

حج کے بعد گناہ نہ کرنا:

کچھ لوگ حج پر اس لئے نہیں جاتے کہ بھائی! بس حج کے بعد کوئی گناہ نہیں کرنا،اس لئے بس زندگی کے آخری ایام میں حج کریں گے تاکہ بعد میں پھر کوئی گناہ نہ کریں۔یہ بھی محض ایک بہانہ ہے کیونکہ یہ تو معلوم نہیں کہ زندگی کتنی ہے اور وہ کب پوری ہوجائے،اگر زندگی کے آخری ایام کے انتظار میں موت آگئی تو پھر کیا ہوگا؟اس لئے زندگی کے آخری حصہ میں حج کرنے کا انتظار کئے بغیر جتنی جلدی ممکن ہوسکے حج کرلینا چاہئے۔

بچیوں کی شادی کا مسئلہ:

کچھ لوگ یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ بھائی! پہلے ہی بچیاں سیانی گھر بیٹھی ہیں،پہلے ان کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہوجائیں،باقی چیزیں بعد کی ہیں۔بچیوں کی شادی سے فراغت کے بعد حج کا پروگرام بنائیں گے،جبکہ بچیوں کی ابھی نہ منگنی ہوئی ہے نہ سامنے کوئی رشتہ ہے اور کچھ معلوم نہیں کب ان کی شادی ہوگی،اس لئے ان کے نکاح کے انتظار میں حج فرض کو موخر کرنا درست نہیں،ان کی حفاظت کا تسلی بخش انتظام کرکے حج کے لئے جانا چاہئے۔

کاروباری عذر:

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ چونکہ بچے ابھی چھوٹے ہیں اور کاروبار کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔اس لئے بچے جب بڑے ہوجائیں گے اور کاروبار سنبھال لیں گے تو پھر حج پر جائیں گے۔یہ بھی محض نفس کا بہانہ اور حج کرنے سے جی چرانا ہے۔نہ معلوم کب بچے بڑے ہوں اور کب وہ کاروبار سنبھالیں؟اگر بچوں کا پہلے ہی انتقال ہوگیا یا بڑے میاں کا وقت پہلے ہی آگیا تو پھر حج کا کیا ہوگا؟ بہرحال کسی قابل اعتماد شخص کو کاروبار سپرد کرکے حج کے لئے جائیں اور اگر کوئی بھروسہ کا آدمی نہ ملے تو دکان بند کرکے حج کے لئے جائیں۔

والدین کو حج کرانا:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک اولاد اپنے ماں،باپ کو حج نہ کرائیں اور ماں باپ حج نہ کرلیں اس وقت تک اولاد حج نہیں کرسکتی،اس لئے پہلے وہ والدین کو حج کرانے کی فکر کرتے ہیں،جبکہ والدین پر حج فرض نہیں ہوتا اور اس طرح اولاد اپنا حج فرض ادا نہیں کرتی،یہ بھی سراسر غلط ہے اولاد پر ماں باپ کو حج کرانا ہرگز فرض نہیں،اگر اولاد پر حج فرض ہوجائے تو پہلے وہ اپنا حج کریں پھر اگر اللہ پاک مزید استطاعت دیں تو والدین کو بھی حج کرادیں۔

کچھ کھا کما لیں:

بعض لوگ حج کے بارے میں یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ وقت کھانے کمانے کا ہے،پہلے کچھ کھا کما لیں پھر حج کریں گے۔یہ بھی نفس وشیطان کا دھوکا ہے،ایسے لوگ اصل میں یہ سمجھتے ہیں کہ حج سے پہلے کاروبار میں دھوکا،فریب،جھوٹ،سود،رشوت،کم تولنا،کم ناپنا،نقلی کو اصلی بتاکر بیچنا سب چلتا ہے،حج سے آنے کے بعد اگر یہ گناہ کئے تو بڑی بدنامی ہوگی،لوگ کہیں گے: حاجی صاحب ہوکر ایسا کام کرتے ہیں،اس لئے وہ جوانی میں حج نہیں کرتے اور جب بوڑھے ہوجائیں گے اور کسی قابل نہ رہیں گے تو حج کرنے جائیں گے تاکہ واپس آنے کے بعد حج کی نیک نامی باقی رہے،ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دھوکا سے بچیں اور مذکورہ گناہوں سے توبہ کریں اور صحت وجوانی میں حج کریں۔ (جاری ہے)

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح ہے:مولانا قاضی احسان احمد

کراچی(حافظ محمد)عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پاکستان چوک کے زیراہتمام ۱۵ر ستمبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء،مدینہ مسجد میں مولانا قاضی احسان احمد نے تربیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح ہے،عقیدہ درست ہوگا تو اعمال بھی قابل قبول ہیں۔اس لئے اعمال سے زیادہ عقیدے کی دعوت دینے کی ضرورت ہے۔جن لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبوت جاری ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے منکر ہیں یا کوئی پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہے، ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور منکرین ختم نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔انہوں نے کہا کہ قادیانی اور مرزائی ہمارے نوجوانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اپنے آپ کو"مسلمان" ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔انہوں نے عوام الناس پر زور دیا کہ وہ قادیانی مصنوعات کا بھرپور بائیکاٹ کریں۔اجلاس کے آخر میں باہمی مشورے سے طے پایا کہ ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب تا عشاء ہفتہ وار تعلیم اور اجلاس ہوا کرے گا،جس میں مبلغین ختم نبوت میں سے کوئی مبلغ صدارت کیا کریں گے۔اس اجلاس میں حلقہ پاکستان چوک کے کارکنان میں سے حافظ محمد،حافظ عامر،حافظ حفظ الرحمن،حافظ نعمان،حافظ عبدالسمیع،حافظ دانیال،حافظ بلال،حافظ ثاقب اور بھائی ظہور نے شرکت کی۔

مسلمان کی جان کی اہمیت

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ نے ستر کی دہائی میں سندھ میں خونِ ناحق کی ارزانی پر ماہنامہ ''بینات'' کراچی میں انتہائی کرب اور دلسوزی سے مقالہ تحریر فرمایا تھا، موجودہ حالات کے تناظر میں اسے دوبارہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

قومیت اور اس کے روح فرسا نتائج

پچھلے چند دنوں میں خاص طور پر خون ناحق کی ارزانی وفراوانی اور جان ومال کے محافظوں کے ہاتھوں جان ومال کی تباہ کاری وبربادی کے جو دردناک وخون چکاں واقعات پیش آئے ہیں اور ان کا سلسلہ اب تک بھی ختم نہیں ہوا ہے، یہ تاریخ پاکستان کے سیاہ ترین اوراق ہیں۔ جس طرح بھائی بھائی سے دست وگریباں ہے، بھائی بھائی کے ہاتھ قتل ہو رہا ہے، بھائی بھائی کے مکان ودکان کو آگ لگا رہا ہے، سامان کو لوٹ رہا ہے، یہ تاریخ پاکستان کا انتہائی دردناک دور ہے۔ نہ بھائی سے بھائی کی جان محفوظ ہے، نہ آبرو محفوظ ہے، نہ مال محفوظ ہے، انتہائی کرب انگیز صورت حال ہے۔ مسلمان کے خون کی یہ ارزانی، مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے گھروں، دکانوں اور مارکیٹوں کی یہ تباہی وبربادی تاریخ پاکستان کے الم انگیز اور شرمناک واقعات ہیں، بلکہ پاکستانی قوم کی پیشانی کا سیاہ داغ ہیں۔ مہاجروں اور سندھیوں میں سفاکی کے یہ ہولناک منظر ہلاکو اور چنگیزی بربریت کی یاد تازہ کرتے ہیں، بلکہ ان خدا ناآشنا وحشیوں کو بھی شرماتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اردو سندھی لسانی تنازع کے عنوان سے ابھرنے والی ملعون ''قومیت'' کے نتائج انتہائی حسرتناک ہیں، کاش حکومت ذرا غور وتدبر سے کام لیتی اور اس نازک ترین موقع پر اس قضیہ کو ابھرنے نہ دیتی اور موزوں وقت کا انتظار کر لیتی تو شاید یہ دردناک صورت پیش نہ آتی۔ اگرچہ یہ تو ظاہری ہے کہ یہ نزاع واختلاف ان واقعات ومحرکات کی محض ظاہری صورت ہے، ورنہ پس پردہ کوئی اور مخفی طاقت ہے جو ان واقعات کو اچھال رہی ہے، لیکن حیرت تو اس پر ہے کہ اس طاقت کی تشخیص کے باوجود آخر کیوں اس کو زہر پھیلانے کا موقع دیا جا رہا ہے؟ زہر بھی وہ زہر جس سے خود صدر مملکت اور برسر اقتدار پارٹی بھی نہیں بچ سکتی۔ خیال تھا کہ مشرقی پاکستان کے واقعات کا اعادہ مغربی پاکستان میں نہ ہوگا اور مشرقی پاکستان کے واقعات سے مغربی پاکستان کو عبرت ہوگی، لیکن افسوس کہ عبرت تو کیا ہوتی، ان کی تقلید کی جارہی ہے، ان کو مثال اور نمونہ بنایا جارہا ہے۔

دراصل اسلامی اخوت کی نعمت سے جب مسلمان قوم محروم ہوجاتی ہے تو لسانی، قومی اور وطنی عصبیتوں کی لعنت میں گرفتار ہوجاتی ہے اور عالم گیر اسلامی ملت اور قوم چھوٹے چھوٹے دیشوں اور قوموں میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ پاکستان کے پیٹ سے ''بنگلہ دیش'' تو جنم لے ہی چکا ہے اور اگر ان قومی ولسانی لعنتوں کو ختم نہ کیا گیا تو بقیہ مملکت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے اور ''بنگلہ دیش'' کے بعد ''سندھو دیش'' جنم لے گا اور پھر نہ معلوم اور کون کون؟ اور اس ملعون عصبیت کا سیلاب کہاں جاکر تھمے گا؟ بلاشبہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہماری طویل غفلت کی سزا ہے، بلکہ غلط اور غیر اسلامی نظام زندگی کو اپنانے کا نتیجہ ہے۔ ہم ''بینات'' کے صفحات میں بارہا یہ ماتم کر چکے ہیں اور بار بار یہ تنبیہات کر چکے ہیں، لیکن ''صدائے برنخاست'' زبان پر نام اسلام کا ہو اور افکار اور اعمال تمام کے تمام کافروں کے ہوں، استعمال تو ''زہر'' اور ''سمیات'' کا ہو اور نتیجہ میں امید ''تریاق'' کی ہو۔ ''ایں خیال است ومحال است وجنوں۔'' بہت پرانی مثال ہے: ''گندم از گندم بروید جو ز جو۔'' پورے پچیس سال ہم نے خدا اور خدا کی مخلوق کو دھوکہ دیا ہے، اسلام کے نام سے اسلام کی بنیادوں کو ڈائنامیٹ لگایا ہے، ہر اس لعنت اور اس عمل کو جو حق تعالیٰ کے قہر وغضب کو دعوت دیتا ہے، اپنایا اور اس کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور یہ نفاق کا سلسلہ روز افزوں ہوتا جارہا ہے، نہ تو سابق زندگی سے توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے، نہ دردناک واقعات سے عبرت ہوتی ہے۔ نہ معلوم اس بدنصیب ملک کا کیا انجام ہوگا اور اس بدقسمت قوم کا کیا حشر ہوگا؟

اسلامی اخوت قرآن عظیم قرآن کریم کی روشنی

۱:۔ ''اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ.'' (الحجرات:۱۰)

ترجمہ:۔ ''اس کے سوا نہیں کہ اہل ایمان تو (آپس میں) بھائی بھائی ہیں، پس (اگر کوئی نزاع ہوجائے تو) اپنے بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کرادو۔''

۲:۔ ''فَاتَّقُوا اللهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ.'' (الانفال:۱)

ترجمہ:۔"سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں۔"

۳:۔"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَاتَفَرَّقُوْا۔" (آل عمران:۱۰۳)

ترجمہ:۔"اور تھام لو اللہ کی رسی کو سب مل کر اور الگ الگ (قوموں میں) نہ ہو۔"

اسلامی اخوت حدیث کی روشنی میں:

۴:۔"المسلم أخو المسلم لایظلمه ولایسلمه ومن کان فی حاجة أخیه کان الله فی حاجته، ومن فرّج عن مسلم کربة فرج الله بها کربة من کرب یوم القیامة ومن ستر مسلماً ستره الله یوم القیامة."

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۲۰)

ترجمہ:۔"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کا ساتھ چھوڑتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگے گا، اللہ اس کی حاجتوں کو پورا کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا، اللہ اس کی مصیبت قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کا پردہ رکھا، اللہ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا۔"

۵:۔"المسلم أخو المسلم لایخذله ولایکذبه ولایظلمه."

(ترمذی، ج:۲، ص:۱۴)

ترجمہ:۔"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس کا ساتھ چھوڑتا ہے، نہ اس کو جھٹلاتا ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔"

۶:۔"المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضاً."

(بخاری، ج:۲، ص:۸۹۰)

ترجمہ:۔"مسلمان مسلمان کے لئے عمارت (کی اینٹوں) کی طرح ہے، ایک دوسرے کو مضبوط رکھتا ہے۔"

۷:۔"من مشی فی حاجة أخیه کان خیراً له من اعتکاف عشر سنین." (طبرانی)

ترجمہ:۔"جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چلے گا (جدوجہد کرے گا) یہ اس کے حق میں دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے۔"

۸:۔"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده."

(بخاری، ج:۱، ص:۶)

ترجمہ:۔"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔"

۹:۔"مثل المؤمنین فی توادهم وتراحمهم وتعاطفهم کمثل جسد ان اشتکی عضو منه تداعی له سائر الجسد بالسهر والحمّی." (صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۲۱)

ترجمہ:۔"مسلمانوں کی مثال (صفت) آپس میں دوستی، باہمی ترحم اور آپس میں شفقت کے لحاظ سے ایک جسم (اور بدن) کے مانند ہے، اگر اس (بدن) کا ایک عضو کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو بدن کے تمام اعضاء بخار اور بے خوابی میں اس کا ساتھ دیتے ہیں۔"

۱۰:۔"ألا أخبرکم بأفضل من درجة الصیام والصلاة والصدقة؟ قالوا: بلیٰ! قال: صلاح ذات البین فان فساد ذات البین هی الحالقة"

(ابوداؤد، ج:۲، ص:۳۳۱)

ترجمہ:۔"کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتلاؤں جو روزے، نماز اور صدقہ کے درجہ سے بھی افضل ہو؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ضرور بتلایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عمل باہمی تعلقات کی درستی ہے، اس لئے کہ بلاشبہ آپس کے تعلقات کی خرابی ہی تو (تمام خوبیوں اور برکتوں کو) مٹادینے والی ہے۔"

ایسے بے شمار جواہرات ہیں، جن میں سے بطور مثال یہ چند پیش کئے گئے ہیں، جن سے اسلامی اخوت کے ایمانی رشتہ کی اہمیت اور ضرورت قومی اور اجتماعی زندگی کے بقا اور تحفظ میں واضح ہوتی ہے، بشرطیکہ کوئی عقل وہوش کے کانوں سے سنے اور دل سے سبق حاصل کرے، نیز عیاں ہوجائے کہ ایک مسلمان کا مسلمان کے ساتھ تعلق کیسا ہونا چاہئے؟ اور مسلمان کے مسلمان کے ذمے کیا حقوق ہیں؟ اور مسلمان کی امداد واعانت کے کیا کیا درجات ہیں؟۔

ان آسمانی ہدایات وارشادات پر غور کریں اور جو کچھ ہورہا ہے اور جس دردناک طریق پر مسلم خون کی ارزانی ہورہی ہے، اس کو دل کی آنکھوں سے دیکھیں، یقین نہیں آسکتا کہ جو قوم زبانی ہی سہی، مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، وہ ان وحشیانہ جرائم کا ارتکاب کیسے کرسکتی ہے؟ درحقیقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دلوں سے اسلام کی روح نکل چکی ہے، حق تعالیٰ کے خوف سے دل خالی ہوگئے ہیں، قیامت پر ایمان نہیں رہا ہے، ورنہ تو مذکورہ بالا آیات واحادیث نبویہ دلوں کو لرزادینے کے لئے بہت کافی ووافی ہیں۔

قتل مسلم پر وعیدیں:

۱..... رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم" (نسائی، ترمذی)

ترجمہ:۔"ایک مسلمان کا قتل حق تعالیٰ کے نزدیک تمام کائنات کے تباہ ہوجانے سے بھاری ہے۔"

۲:۔ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"قتل المؤمن اعظم عند اللہ من زوال الدنیا."

ترجمہ:۔"ایک مومن کا قتل اللہ کے نزدیک تمام دنیا کے زوال سے بڑھ کر ہے۔"

۳:۔ایک اور حدیث میں جو ترمذی نے بروایت ابوسعید خدریؓ وابوہریرہؓ نقل کی ہے:

"اگر تمام روئے زمین وآسمان کے باشندے کسی ایک مسلمان کے قتل کرنے میں شریک ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔"

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"اگر تمام انس وجن ایک مسلمان کے قتل پر جمع ہوجائیں، تو سب کے سب جہنم میں جائیں گے۔"

۴:۔ایک اور حدیث میں جو ابن ماجہ وغیرہ میں آئی ہے، ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی مسلمان کے قتل کرنے کے بارے میں ایک آدھ لفظ بھی زبان سے کہے گا تو قیامت کے روز اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ شخص حق تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے (یعنی محروم ہے)۔" العیاذ باللہ۔

۵:۔صحیح بخاری ومسلم کی ایک حدیث میں جن سات چیزوں کو امت کی تباہی کا ذریعہ بتلایا گیا ہے، ان میں سے ایک "مسلمان کا خون ناحق" ہے۔

۶:۔ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

"مسلمان کی جان ومال حق تعالیٰ کے نزدیک بیت اللہ شریف سے بھی زیادہ قابل احترام ہے۔"

۷:۔ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"ایک قاتل کو کسی مسلمان کے قتل پر قیامت میں ایک ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا۔ (یعنی ہر مرتبہ قتل کے بعد زندہ کیا جائے گا، پھر قتل کیا جائے گا)۔"

۸:۔ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ہے:

"اگر قاتل کو مسلمان کے قتل سے روکا نہ گیا تو تمام امت عذاب میں مبتلا ہوگی (یہی ہو رہا ہے)۔"

اس قسم کے اور بے شمار ارشادات نبویہ موجود ہیں، ان کو ٹھنڈے دل سے پڑھئے اور پھر آج کل جو سرزمین سندھ میں ہو رہا ہے، اس کا جائزہ لیجئے، یقین سا ہوتا جاتا ہے کہ خاکم بدہن اس قوم کی تباہی کا وقت آگیا ہے۔ یہ دردناک صورتحال مسلمانوں کے جہل کا نتیجہ ہے یا بے دینی کا، خود کر رہے ہیں یا کرایا جارہا ہے۔

قدیم سندھی جدید سندھیوں سے کہہ رہے ہیں کہ: "سندھ سے نکل جاؤ" یا جدید قدیم سے کہہ رہے ہیں کہ: "تمہارا وجود ناقابل برداشت ہے، تم سندھ کو چھوڑ دو۔"

بدقسمتی سب سے بڑی یہ ہے کہ حکومت اصلاح احوال میں بری طرح ناکام ہوچکی ہے۔ درحقیقت مسلمان قوم کو من حیث القوم خدا فراموشی بھی راس نہیں آسکتی، افراد اس لعنت میں گرفتار ہوں تو معاملہ قابل برداشت ہوتا ہے، لیکن جب پوری قوم اس تباہ کن معصیت، یعنی خدا فراموشی میں مبتلا ہوجائے تو نجات کیسے ہو؟! ایک طرف تو یہ مصیبت عظمیٰ نازل ہے، دوسری طرف چھپے ہوئے دشمنانِ اسلام اور اس ملک کے اصلی غدار، بے ضمیر، ملحد ودہریے مار آستین بنے ہوئے ہیں، وہ سندھ کی علیحدگی اور "جئے سندھ" نعرہ بلند کر رہے ہیں اور "سندھو دیش" کے شیطانی راگ الاپ رہے ہیں، بلاشبہ پاکستان کی تاریخ میں یہ سب سے دردناک اور تباہ کن دور ہے۔

سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ ملک تباہی کے کنارے آلگا ہے، لیکن دلوں کی قساوت وغفلت کی کوئی انتہا نہیں، اب بھی عبرت نہیں ہوتی، آج بھی اگر پوری قوم محکوم اور حاکم، پبلک اور پولیس وفوج، سب صدق دل سے اپنی بدکرداریوں سے توبہ کرلیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے جرائم کی معافی مانگ لیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرلیں اور اس خدا فراموش وخود فراموش زندگی کو یک قلم ترک کردیں اور ہر شخص اپنے دائرۂ اقتدار میں ایمانداری سے اصلاح احوال کا عزم کرلے اور اپنی زندگی خداترسی کی زندگی بنالے تو "اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ." (اعراف:۵۶) یعنی "بے شک اللہ کی رحمت مخلص نیکوکاروں سے قریب ہے۔"

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ضرور نازل ہوگی، مملکت بھی محفوظ ہوجائے گی اور باشندگان مملکت بھی آرام کی نیند سوئیں گے۔

جب یہ بات یقینی ہے کہ اپنے اعمال کی سزا امت کو مل رہی ہے، یعنی مرض کی تشخیص ہوگئی ہے تو تشخیص مرض کے بعد تو علاج بہت آسان ہوجاتا ہے، قرآن حکیم نے اس قسم کے امراض کے لئے جو تیر بہدف نسخہ تجویز فرمایا ہے، وہ استغفار ہے، انابت الی اللہ اور اپنے اعمال پر ندامت ہے، صدق دل سے توبہ ہے، اس ملک میں صحیح معاشرہ کا قیام ہے، اس کے لئے اسلامی قانون جلد سے جلد نافذ کیا جائے، شراب اور شراب خانے فوراً بند کئے جائیں، شرعی سزائیں جاری

کی جائیں، مختصر یہ کہ غیر اسلامی زندگی کو فوراً ختم کردیا جائے، یعنی حق تعالیٰ کے قہر وغضب کو دعوت دینے والی زندگی کو پہلی فرصت میں ترک کردیا جائے، اللہ تعالیٰ کی رحمت وفضل وکرم کو دعوت دینے والی حیات طیبہ کو قائم ورائج کیا جائے، پھر دیکھئے چند دنوں میں انقلاب آجائے گا، اسلامی اخوت کے مظاہرے ہونے لگیں گے، قلوب میں سکینت واطمینان پیدا ہوجائے گا، جان، مال، آبرو سب محفوظ ہوجائیں گی۔

۱۹۶۵ء میں حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا یہ نمونہ بھی اہل پاکستان کو دکھلا دیا ہے، چند دنوں میں پوری قوم نے فسق وفجور کی زندگی سے تائب ہوکر صالحین کی زندگی اختیار کرلی تھی، مسجدوں اور گھروں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے فضائیں گونجنے لگی تھیں، پورے ملک کا نقشہ ہی بدل گیا تھا۔

دیکھا آپ نے کہ کیسے اللہ تعالیٰ کی تدبیر کا ظہور ہوا اور کیسے لطیفۂ غیبیہ کا اظہار ہوا؟، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔“

(الاعراف:۹۶)

ترجمہ: ”اور اگر بستیوں والے (صدق دل سے) ایمان لے آتے اور نافرمانی ترک کردیتے تو ہم یقیناً ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں نازل کردیتے۔“

یہ آسمانی نسخہ اور قرآنی علاج ہے، تاریخ عالم کا آزمایا ہوا نسخہ اور علاج ہے، لیکن اگر خدانخواستہ یہی خدا فراموشی اور خود فراموشی کی زندگی قائم رہی، یہی لیل ونہار رہے تو اس کے دردناک عواقب ونتائج سہنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے: ”وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا۔“ اور تم سنت الٰہیہ میں تبدیلی ہرگز نہیں پاؤ گے۔

حق تعالیٰ رحم فرمائیں اور امت پاکستانیہ کو توبہ وانابت کی توفیق نصیب فرمائیں اور قہر الٰہی سے نجات اور سعادت ورضائے الٰہی کے آثار ظاہر فرمائیں اور موجودہ وآئندہ شقاوت وبربادی وتباہی سے امت کو بچائیں۔

☆☆..........☆☆

ترتیب جدید ایڈیشن

عقیدۂ ختم نبوت اور تردیدِ قادیانیت کے موضوع پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیف

تحفۂ قادیانیت کامل ۶ جلدیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے وجوہ کفر وارتداد اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں لکھے گئے

بیسیوں مضامین ومقالات اور رسائل کا مجموعہ، عام فہم اور اچھوتا اندازِ تحریر، خوبصورت جلد، جاذبِ نظر سرورق

رعایتی قیمت صرف: 1100 روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی

0321-2115502, 0321-2115595, 021-34130020

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

قادیانیوں سے تعلقات

مفتی عنایت الرحمٰن علوی، خانوخیل

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتدا و پیشوا مانے وہ بھی کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کفر و ارتداد کی وجہ سے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کردیں، کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو، جائز نہیں۔ کفار، محاربین اور اعدائے اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن کریم کی بے شمار آیات موجود ہیں، اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں انہیں ایذا پہنچاتے ہوں اسلامی اصطلاحات کو مسخ کرکے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں، اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب و موذی نہ ہوں ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہوجائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے چہ جائے کہ کفار محاربین کے ساتھ۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرواز مرتدین پر شرعی تعزیر نافذ کرکے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام و ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتد و کافر سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء و سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا، لیکن اگر مسلمان حکومت اس معاملہ میں کوتاہی کرے تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو ان کے دائرہ اختیار میں ہو، بلاشبہ قادیانیوں کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بحیثیت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ و بائیکاٹ جیسے ہلکے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عنداللہ مسئول ہوگی، یہ مقاطعہ و بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ عدل و انصاف کے عین مطابق ہے، کیونکہ اس کا مقصد مسلمانوں کو ان کی محاربت و ایذا رسانی سے بچانا اور اس ارتداد و کفر سے محفوظ رکھنا ہے اور اس میں یہ حکمت بھی مضمر ہے کہ وہ اس سزا اور تادیب سے متاثر ہوکر اصلاح پذیر ہوں گے اور اس کفر و ارتداد کو چھوڑ کر صحیح ایمان و اسلام قبول کرکے ابدی نجات پالیں گے، ورنہ اگر مسلمان کوئی تادیبی کارروائی نہ کریں تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر ابتداً یہی طریقہ اختیار فرمایا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کرکے اموال پر قبضہ کیا جائے تاکہ مال و ثروت سے ان کو جو قوت و شوکت حاصل ہے وہ ختم ہوجائے، جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذا پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں، قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی تدبیر اختیار کی گئی، اس سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ کفار محاربین کے ساتھ اقل درجہ کا اقدام اقتصادی بائیکاٹ ہے اور قادیانیوں سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود بقاء کے لئے اسوہ نبوی، ایک مقدس مذہبی عمل اور ناگزیر ملی فریضہ ہے، اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔ اب ملاحظہ فرمائیں وہ آیات قرآنیہ،

احادیث نبویہ اور فقہائے ملت اسلامیہ کے اقوال جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے:

(۱) ”جب سنو تم کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردو۔“ (النساء:۱۳۹)

(۲) ”اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔“ (الانعام:۶۸)

اسی آیت کے ذیل میں امام ابوبکر حصاص رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں پر ان کے کفر و شرک اور اللہ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک تھام نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔

(احکام القرآن للجصاص ۳۰،۲/۳)

(۳) ”اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔“ (المائدہ:۵۱)

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا، نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں... الخ۔ (احکام القرآن للجصاص ،۲،۴۴۴)

(۴) سورۂ ممتحنہ کا تو موضوع ہی کفار سے قطع تعلق ہے، اس سورۃ میں بہت سختی و تاکید سے کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے، اگرچہ رشتہ دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے اور جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی و تعلق رکھیں گے وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔ (الممتحنہ:۱تا۹)

(۵) ”تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں، اللہ کے اور اس کے رسول کے خواہ وہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔“ (المجادلہ:۲۲)

آگے چل کر اسی آیت میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کردیتے ہیں سچے مومن کہا گیا، انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو حزب اللہ کے لقب سے سرفراز کیا گیا ہے۔

اب چند احادیث نبویہ ملاحظہ ہوں:

(۱) جامع ترمذی میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ”حکم دیا گیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کرو ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔“

(سنن ترمذی:۱۹۴/۱)

(۲) نیز ترمذی شریف ہی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار برأت فرمایا اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔ (حوالہ بالا)

(۳) قبیلہ عکل و عرینہ کے آٹھ نو اشخاص جو مرتد ہوئے اور قتل کردیئے گئے، جب یہ لوگ پانی مانگتے تھے تو ان کو پانی نہیں دیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔

(صحیح بخاری:۳۶/۱،۲،۸۴۴)

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: ”تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں، اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو، اگر مرجائیں تو جنازے پر نہ جاؤ۔“ (مسند احمد:۱۲۵/۵)

(۵) ”منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔“

(سنن ابی داؤد:۶۴۹/۲)

مختلف کتب فقہ کی ورق گردانی سے ائمہ اربعہ اور فقہائے اسلام کی حسب ذیل تصریحات سامنے آتی ہیں:

(۱) ”کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔“

(۲) جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہوں ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ حرام ہے۔

(۳) جو کافر مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

(۴) جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں ان سے خرید و فروخت اور لین دین جب کہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو، جائز نہیں، ان کی اقتصادی ناکہ بندی کرکے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کرنا واجب ہے۔

(۵) مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوہ رسول ہے۔

(۶) حکومت کی لاپرواہی کے وقت عوام کا مفسدوں سے مقاطعہ ایک موثر و پُرامن اقدام ہے۔

(۷) زندیق و ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعہ اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو اس کی حالت کافر و مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر و مرتد کی توبہ باتفاق قبول ہے، مگر زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ اور نہ ہی اس کی توبہ قابل التفات ہے الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برأت کا اعلان کرے۔

☆☆..................☆☆

مرزا قادیانی کی تضاد بیانی

مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم

نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں مرزا قادیانی کی کتابوں میں مختلف باتیں پائی جاتی ہیں، کہیں وہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نظر آتا ہے، کہیں اس کو ممکن مانتا ہے، کہیں اس کا انکار کرتا ہے اور کہیں اس کو شرک کہہ دیتا ہے۔ وہ شروع میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا، اگرچہ اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ بعد میں کیا، لیکن اس کے جراثیم اس میں پہلے ہی پائے جاتے تھے، جیسا کہ براہین کے ابتدائی حصوں سے سمجھ آتا ہے، گویا اس نے ایک خفیہ پروگرام کے تحت بالترتیب کارروائیاں ڈالیں، ذیل میں اس کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیں:

اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں لکھتا ہے:

”اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا...“

(اس عبارت میں صراحت کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ آنے کو لکھا ہے)

اس کے بعد لکھتا ہے:

”لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر ایک مشابہت ہے اور وہ یوں کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادم دین تھا اور اس کی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان کے احقر خادمین میں سے ہے جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے، اگر وہ حامد ہیں تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ﷺ ہے، سو چونکہ اس عاجز میں حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے، اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے، یعنی روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے، اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے گو اس کی زندگی میں بعد وفات ہو۔“ (براہین احمدیہ، ج:۴، روحانی خزائن، ج:۱، ص:۵۹۳، ۵۹۴، حاشیہ درحاشیہ)

اس عبارت میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا قول ذکر کرنے کے بعد خود کو عیسیٰ علیہ السلام کے انتہائی مشابہ بتایا اور مشابہت کی وجہ صرف امت محمدیہ سے ہونا بتائی، اس طرح تو امت محمدیہ کا ہر فرد اس کا مصداق ہے، قادیانی کی کیا خصوصیت رہی جو وہ اس پیشگوئی میں شریک ہوا؟ خط کشیدہ الفاظ میں دیکھئے اس نے کس بے باکی کے ساتھ اپنے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی کو استعمال کیا۔

اسی کتاب میں لکھتا ہے:

”وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا۔“ (براہین احمدیہ، ج:۴، روحانی خزائن، ج:۱، ص:۶۰۱، ۶۰۲ حاشیہ درحاشیہ)

اس عبارت میں بھی مرزا نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کو واضح الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

”اور درحقیقت یہ ایسا زمانہ آ گیا

ہے کہ شیطان اپنے تمام ذریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے کہ اسلام کو نابود کردیا جاوے اور چونکہ بلاشبہ سچائی کا جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے، اس لئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس کا اصلاح کے لئے کوئی خدا کا مامور آوے پس وہ مسیح موعود ہے جو موجود ہے۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن ج:۲۳ ص:۹۵)

اس عبارت میں اس نے نزول مسیح علیہ السلام کی پیشینگوئی کا خود کو مصداق قرار دیا ہے۔

نیز کہتا ہے:

”قرآن کی تین آیات میں وفات مسیح کا ذکر ہے۔“ (از توضیح مرام در روحانی خزائن ج:۳ ص:۵۳)

یہ بھی لکھتا ہے:

”فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات وان ھو الا شرک عظیم۔“

ترجمہ: ”یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے شرک عظیم ہے جو نیکیوں کو کھا جانے والی چیز ہے اور عقل کے خلاف ہے۔“ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص:۳۹، ر، خ، ج:۲۲، ص:۶۶۰)

اس طرح تو قادیانی بھی ۵۲ سال کی عمر تک شرک کرتا رہا۔

مرزا کے الہام یا اس کی تحقیقات قابل غور نہیں:

مرزائی کہہ دیتے ہیں کہ مرزے نے جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ لکھا۔ یہ الہام سے پہلے لکھ دیا تھا۔ الہام کے بعد اس کا عقیدہ بدل گیا۔

(دیکھئے توضیح مرام در روحانی خزائن ج:۳ ص:۵۱)

اس کا جواب یہ ہے کہ علماء حق نے جب مرزا کو کافر کہہ دیا اور مرزا نے اُن کو کافر کہہ کر اپنی جماعت سے جدا مان لیا، اس طرح مرزا اپنی جماعت سمیت ساری امت مسلمہ سے کٹ کر الگ ہوگیا، نیز یہ بات ثابت ہوچکی کہ قادیانی نے اس موضوع پر جو لکھا یہودی یا نیچری بن کر لکھا۔ تو اس کی نام نہاد تحقیقات یا اس کے الہامات ہمارے لئے قطعاً قابل غور نہیں، ان کو قبول کرنا تو بڑی بات ہے۔

مرزائیوں سے ہم یہ مطالبہ نہ کریں گے کہ تم نے جو معنی کئے ہیں وہ کسی مجدد سے ثابت کرو، اس لئے جیسے کسی ہندو یا سکھ کو مسلمانوں کے داخلی اختلافات میں دخل دینے کی اجازت نہیں، کسی آیت یا حدیث کی شرح کا ان کو حق نہیں، فتویٰ دینے کی اجازت نہیں، ایسا بلکہ اس سے بھی بُرا قادیانیوں کا حال ہے، ان کی کیا اوقات جو آیات واحادیث کے معانی میں دخل دیں۔

ایک اہم مغالطہ اور اس کا جواب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اذ قال اللّٰہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی....“ قادیانی کہتے کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دے کر روحانی طور پر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں، دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ”متوفیک“ کا معنی ہے ”ممیتک“

(بخاری، ج:۲ ص:۶۶۵)

مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے ترجمہ یوں کیا ہے:

جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے عیسیٰ میں تم کو وفات دینے والا ہوں اور میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں۔“

جواب: متوفی کئی معنی میں مشترک ہے اور کسی معنی کے اعتبار سے بھی یہ آیت اس کی دلیل نہیں بنتی کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔ چند معانی درج ذیل ہیں:

۱:... ”میں لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف۔“

(ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ ص:۷۲)

مطلب واضح ہے کہ کافر آپ کو شہید نہ کرسکیں گے میں اٹھا کر ان سے دور کردوں گا۔

۲:... میں تجھ پر نیند مسلط کرکے جسم سمیت اٹھالوں گا۔ چنانچہ حضرت حسن بصریؒ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے:

ترجمہ: ”میں آپ کو سلادوں گا، اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی نیند کی حالت میں اٹھالیا، حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے کہا: سچی بات تو یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی اور وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے۔“ (تفسیر ابن کثیر، ج:۱، ص:۳۶۷، درمنثور، ج:۲ ص:۲۲۵)

۳:... ”میں تجھے وفات دوں گا۔“

اس وقت آیت کریمہ میں دو وعدے ہیں: ایک وفات دینے کا، دوسرا اٹھانے کا، دوسرے وعدہ کے پورا ہونے کی سورۂ نساء میں خبر دے دی گئی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بل رفعہ اللّٰہ الیہ“....

دوسرے وعدہ کے ماضی میں پورا ہونے کا کہیں ذکر نہیں (متوفی اسم فاعل کا صیغہ ہے جو عام طور پر حال یا مستقبل کے لئے ہوتا ہے) دوسرا وعدہ نزول کے بعد پورا ہوگا۔ آیت

کریمہ کا معنی یہ ہوا کہ فی الحال اٹھاؤں گا بعد میں وفات دوں گا، مخالفین آپ کو قتل نہ کرسکیں گے۔ اگر اس زمانے میں آپ کی وفات مان کر روحانی طور پر مرتبہ کی بلندی مانی جائے تو مخالفین کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر کیسے ہوئی جس کا سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۵۴ میں ذکر ہے۔

۴:... مرزا قادیانی نے اپنے الہامات میں ایسا جملہ بھی ذکر کیا اور اس کا معنی یوں کیا ہے:

"میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا۔" (براہین احمدیہ ج۴، روحانی خزائن، ج۱، ص:۶۲۰) ظالم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ایسا معنی کیوں نہ کیا؟ وہاں اس کو موت ہی کیوں سوجھتی ہے؟

مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے ہیں؟ وہی کھاتے ہیں جو قادیانی کی دعویٰ مسیحیت سے قبل کھاتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی شخص بھی ہر وقت کھاتا پیتا نہیں، اس طرح ہر شخص تھوڑی دیر سانس روک سکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ ہم جیسے انسان کو ان اوقات میں زندہ رکھتا ہے جن میں ہم کچھ کھاتے پیتے نہیں، کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ انسان سالہا سال نہ کھائے، نہ پیئے اور زندہ رہے؟ اسی طرح جب انسان تھوڑی دیر سانس نہ لے تو جو خدا اس وقت انسان کو مرنے نہیں دیتا وہ بیشک اس پر قادر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا کی آب و ہوا سے دور زندہ رکھے۔☆☆☆

مرزا غلام احمد کو مبارک عورتوں کے ملنے کی پیش گوئی؟

حافظ محمد اقبال رنگونی

افسوس کہ مرزا صاحب کے نکاح میں کوئی مبارک خاتون نہ آئی

مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی بیوی حرمت بی بی مرزا فضل احمد کی ماں تھی، جسے مرزا صاحب کی دوسری بیوی کے بیٹے "پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے۔ مرزا غلام احمد نے بے رغبتی کی بنا پر اس سے اپنے تعلقات ختم کر دیئے تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی دوسری بیوی نصرت جہاں بیگم تھی؛ جس سے مرزا بشیر الدین، مرزا بشیر احمد وغیرہم پیدا ہوئے۔ لیکن مرزا صاحب کا جی اس بیوی سے بھی نہ بھرا تو اس نے اعلان کیا کہ: "اسے خدا نے بتایا ہے کہ تیرے ہاں بہت سی مبارک عورتیں آنے والی ہیں جس سے تیری نسل بڑھے گی اور اس سے تیری ذریت میں اضافہ ہوگا۔"

مرزا غلام احمد کی پیش گوئی دیکھئے:

"خدائے کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو ان کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔" (تذکرہ ص:۱۲۵)

مرزا غلام احمد نے یہ پیش گوئی ۱۸۸۶ء میں کی تھی' اسے امید تھی کہ جس وقت وہ مجدد کے مقام پر بیٹھے گا تو عورتیں اس سے نکاح کے لئے بے تاب ہوں گی' جب وہ مسیح موعود کا مقام پائے گا تو والدین اپنی بیٹیوں کو اس کے پاس لے کر آئیں گے اور اس سے نکاح کی درخواست کریں گے' اور پھر جب وہ نبوت کا مدعی بن جائے گا تو پھر تو مبارک خواتین کی ایک لمبی قطار ہوگی جو اس کا فیض پانے کے لئے دن رات تڑپیں گی' اور پھر وہ اپنی اس پیش گوئی کو سنائے گا اور ان میں سے مبارک خواتین کا انتخاب کرے گا لیکن مرزا غلام احمد کی یہ امید دھری کی دھری رہ گئی' یہ بعض مبارک خواتین جو کہیں سے آنے والی تھیں وہ نہ آئیں' نہ اس کی نسل بڑھی' نہ اس نے ان عورتوں کو کوئی فیض پہنچایا اور نہ ہی کوئی مبارک عورت اس سے فیض لینے کے لئے تڑپی۔

قادیانی مربی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی اس سے مراد محمدی بیگم ہے' لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ محمدی بیگم کا مسئلہ تو اس کے دو سال بعد شروع ہوا۔ اس لئے اس پیش گوئی کو محمدی بیگم کی پیش گوئی سے ملانا جھوٹ ہے' پھر وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ محمدی بیگم آخر تک مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی۔ قادیانی مربی اس پر بھی غور نہیں کرتے کہ کیا اکیلی محمدی بیگم خواتین مبارکہ ہوسکتی ہے؟ سو مرزا غلام احمد کی یہ پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور کوئی خاتون مبارکہ اس کے ہاں نہ آسکی۔ ہاں یہ بات الگ ہے کہ جس طرح مرزا صاحب پوتے کو پانچواں بیٹا بتا کر پیش گوئی کا پورا ہونا کہہ سکتے ہیں تو وہ اپنی بہوؤں کو خواتین مبارکہ میں کیوں شامل نہیں کرسکتے؟ کیا مرزا بشیر الدین اور مرزا بشیر احمد کی بیویاں مرزا صاحب کی نظر میں مبارک خواتین نہیں تھیں؟ جب کسی پیش گوئی کے غلط ہونے پر اس کی تاویل کرنا قادیانیوں کے ہاں کوئی عیب نہیں ہے تو اس پیش گوئی کی بھی تاویل کرلیجئے تاکہ مرزا صاحب کو جھوٹا ہونے سے بچایا جاسکے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بہترین اصولِ زندگی

ڈاکٹر محمد انوار اللہ

انسان کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ یہ سمجھے: ’’میں کچھ نہیں اور مجھ سے کچھ نہیں ہوسکتا، اللہ سب کچھ ہے اور اس سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔‘‘

اس دور کا سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ ام المصائب وام الفساد اب ٹیلی ویژن ہے جس کے ذیلی و تابع وی سی آر اور ڈش انٹینا اس عذاب وفتنہ کو ہزار گنا زیادہ کردیتے ہیں (اب تو بات ٹی وی چینلز اور انٹرنیٹ تک پہنچ گئی)۔

عافیت کے دس حصے ہیں، نو حصے خاموشی میں اور ایک حصہ لوگ سے دور رہنے میں ہے۔ اسی طرح عبادت کے دس حصے ہیں، نو حصے حلال روزی کمانے میں ہے اور ایک حصہ نماز، روزہ وغیرہ ہے۔

جس طرح ہم روزانہ کھانا کھانے سے نہیں تھکتے اور اس کو نہیں بھولتے اسی طرح ہمیں چاہئے کہ اپنی روحانی غذا یعنی نماز، ذکر وتلاوت کرنے کو نہ بھولیں۔

ہمارے جسم میں جس قدر بڑی زبان ہے اس قدر گفتگو کرنی چاہئے اور جسم جس قدر بڑا ہے، اس قدر عمل کرنا چاہئے یعنی جو نسبت زبان کی جسم کے ساتھ ہے زبان چھوٹی اور جسم بڑا، اسی نسبت سے ہماری گفتگو کم اور عمل بڑا اور زیادہ ہونا چاہئے۔

بزرگوں کی صحبت سے اطاعت وعمل کا پٹرول ملتا ہے، یعنی علم پر عمل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ جس طرح مٹھائی کی دکان سے مٹھائی ملتی ہے، اسی طرح بزرگوں کی صحبت سے دین ملتا ہے یعنی اس پر عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ ایک عالم غیر صحبت یافتہ کو مٹھائیوں کی فہرست کا تو علم ہوتا ہے لیکن مٹھائی نہیں ملتی، یہ اللہ والوں کی صحبت سے ملتی ہے۔

جس طرح ایک پولیس کا جوان جب اپنی وردی میں ہوتا ہے تو اس کے ایک اشارے پر ساری ٹریفک رک جاتی ہے یعنی اس کے ہاتھ میں اس قدر طاقت ہوتی ہے اور لوگ اس سے ڈرتے ہیں بالکل اسی طرح اگر مسلمان بھی اسلام کی وردی پہن لیں یعنی ان کا ایمان مضبوط اور اللہ ورسول کے حکموں کے پابند ہوں تو ان میں بھی ایسی طاقت پیدا ہوجائے گی جس سے ساری مخلوق ڈرے گی۔

اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ بندوں کی بداعتقادیوں (یعنی قولی کفر) پر چشم پوشی کرتا ہے اور بداعمالیوں (یعنی عملی کفر) پر سزا دیتا ہے فرعون، ہامان، ابوجہل، نمرود وغیرہ جو صرف اپنی بداعتقادیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے رسوا اور عذاب کے مستحق ہوئے۔

اعمال صالح کے بغیر جنت کی طلب اور اتباع سنت کے بغیر شفاعت کی امید اور نافرمانی کے بعد رحمت کی تمنا حماقت ہے۔

نیک اعمال کرتے جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے جائیں، اسی میں انسان کی نجات و کامیابی ہے۔ کامیابی وکامرانی شکلوں سے نہیں اللہ کی قدرت سے ملتی ہے۔ فرعون ونمرود کو حکومت دے کر ناکام کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت میں کامیاب کیا۔

دنیا میں آنے کا صرف ایک راستہ ہے اور جانے کا یعنی موت کے ہزاروں راستے ہیں، اس لئے انسان کو چاہئے موت کو ہرگز نہ بھولیں اور اس کی تیاری کریں۔

جس طرح وضو ٹوٹنے پر دوبارہ کرلینے سے انسان باوضو ہوجاتا ہے اس طرح گناہ کرنے پر فوراً توبہ واستغفار اور دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھ لینے سے دوبارہ متقی اور گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

اسلام جسم ہے تو ایمان اس کی روح ہے۔ اسلام پھول ہے تو ایمان اس کی خوشبو ہے۔ اسلام چراغ ہے تو ایمان اس کی روشنی، اسلام دعویٰ ہے تو ایمان دلیل ودعویٰ ہے۔

انسان کے مصائب ومشکلات کا حل وعلاج اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن مجید) یا رسی کو مضبوطی سے پکڑنے یا تھامنے میں ہے۔ یہ رسی چھوٹ تو سکتی ہے لیکن ٹوٹ نہیں سکتی۔ قرآن حکیم نہ صرف ضابطۂ حیات ہے بلکہ آبِ حیات بھی ہے۔

مصائب پر صبر، نعمت پر شکر اور طاقت کے باوجود درگزر کرلینا یہ بڑے ہمت کے کام ہیں۔

اپنی کی ہوئی نیکی اور دوسروں کی برائی کو بھول جاؤ، یہی انسان کے نیک ہونے کی نشانی ہے کہ اپنے کو کمتر وگناہ گار سمجھے اور ہمیشہ اپنے عیبوں اور گناہوں پر نظر رکھے اور اپنے بھائیوں کی اچھائیوں اور نیکیوں پر اور ان کی غلطیوں سے درگزر کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اے بندہ مومن! رات لمبی ہے اس کو اپنی نیند سے چھوٹا نہ کر اور دن روشن ہے اس کو اپنے گناہوں سے تاریک نہ کر، اللہ نے جو کچھ دیا ہے اس پر قناعت کر اور راضی رہ، اگر قناعت ورضا حاصل ہوجائے تو اس کو غنیمت جان

اور اللہ کا شکر ادا کر، دوسروں کے پاس جو مال ہے اس کی طمع نہ کر۔

اے انسان تو نے بچپن کھیل میں گزارا، جوانی مستی میں گزاری اور بڑھاپا سستی میں گزارا خدارا! اللہ کی عبادت کس وقت کرے گا؟

باہمی محبت و دوستی بدلہ لینے یعنی سبق سکھانے کے طرز عمل یعنی دل جیتنے کے طریقے سے بڑھتی ہے۔ پہلا طریقہ حیوانیت کا طریقہ ہے اور دوسرا طریقہ انسانیت کا طریقہ۔ پہلے طریقے میں روحیں گندی ہوتی ہیں، دوسرے طریقے میں روحوں کو صفائی اور سکون کی نعمت حاصل ہوتی ہے پہلا طریقہ انسانی پستی کا طریقہ ہے اور دوسرا طریقہ انسانی بلندی کا طریقہ، پہلا طریقہ اپنانے سے دوست، دشمن بن جاتا ہے اور ایک دوسرے سے نفرت و عداوت بڑھ جاتی ہے۔ دوسرا طریقہ اپنانے سے دشمن گہرا دوست ہو جاتا ہے۔

امام رازیؒ عجیب بات فرماتے تھے کہ: اے اللہ! دن اچھا نہیں لگتا مگر تیری یاد کے ساتھ اور رات اچھی نہیں لگتی مگر تجھ سے راز و نیاز کے ساتھ۔

جس طرح مال فانی چیز ہے، اس سے ملنے والی عزت بھی فانی ہوا کرتی ہے۔ تقویٰ و پرہیزگاری دائمی اور باقی رہنے والی چیز ہے، اس سے ملنے والی عزت بھی دائمی اور باقی رہنے والی ہے۔

جس طرح چراغ جلے بغیر روشنی نہیں دیتا، علم بھی عمل کے بغیر روشنی نہیں دیتا۔

بے عمل عالم کی مثال پارس کی مانند ہے جو اوروں کو تو سونا بناتا ہے مگر خود پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔

قابل رحم وہ مریض ہے جس کے پاس دوا تو ہو مگر استعمال نہ کرے۔

انسان کا حال بھی عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے کھاتے دانت گر جاتے ہیں مگر شکر ادا کرتے ہوئے زبان نہیں گھستی۔

ہر مرغ ایک ایک دانہ کے لئے زمین پر سر جھکاتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی ہزار نعمتیں کھا کر بھی اپنے سر کو زمین پر نہیں جھکاتا، یعنی نماز کا اہتمام نہیں کرتا۔ شیطان نے ایک سجدے کا انکار کیا تھا تو راندۂ درگاہ بن گیا جبکہ بے نمازی ہر دن میں (۷۲) سجدوں کا انکار کرتا ہے۔

جسے خوردونوش کا چسکا ہے وہ حیوان ہے، جسے پڑے رہنے کی عادت ہے وہ بے جان ہے اور جسے محنت کی عادت ہے وہ صحیح انسان ہے ہمیں چاہئے کہ زندگی کے ہر لمحے میں نیکی کا بیج بوتے جائیں تاکہ ایک دن باغ لگا پائیں۔

جس طرح بادلوں سے بارش سوکھی ہوئی خشک زمین کو نم اور سرسبز و شاداب کر دیتی ہے، اسی طرح آنکھوں کی برسات (ندامت کے آنسو) دلوں کو نرم اور گناہوں سے پاک و صاف بنا دیتی ہے۔

مکان تو ہاتھوں سے بن جایا کرتے ہیں مگر گھر ہمیشہ دلوں سے بنا کرتے ہیں۔ اینٹیں جڑتی ہیں مکان بن جاتے ہیں مگر جب دل آپس میں جڑتے ہیں تو آباد ہو جایا کرتے ہیں۔

اے مخاطب تجھے گلہ ہے کہ پھول کے ساتھ کانٹے بھی ہیں اور مجھے خوشی جبکہ کانٹوں کے ساتھ پھول بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اماں حوّا کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا، کیوں؟ سر سے اس لئے نہ پیدا کیا کہ سر پر نہ بٹھالیں اور پاؤں سے اس لئے پیدا نہ کیا کہ پاؤں کی جوتی نہ بنا لیں۔ پسلی سے اس لئے پیدا کیا کہ زندگی کا ساتھی سمجھتے ہوئے اپنے دل کے قریب رکھیں۔

جس طرح چھوٹے چھوٹے پتھر مل کر پہاڑ بن جاتے ہیں، اسی طرح چھوٹے چھوٹے مسائل اکٹھا ہو کر اختلافات کے پہاڑ بن جاتے ہیں۔ ☆☆

یوم ختم نبوت ....یوم تجدید عہد

منکرین ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھیں گے: مبلغین ختم نبوت

کراچی (محمد شعیب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ''۷ ستمبر.... یوم ختم نبوت'' کے حوالہ سے حلقہ اورنگی ٹاؤن کے مختلف علاقوں میں پروگرام ترتیب دیئے گئے، جن میں مجلس کے مبلغین مولانا توصیف احمد، مولانا عبدالحی مطمئن اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پہلا پروگرام جامع مسجد شاہی آباد، دوسرا پروگرام جامع مسجد مدنیہ، تیسرا پروگرام جامع مسجد درویش (امیر دولت قطر) چوتھا پروگرام جامع مسجد مقدس اور پانچواں پروگرام جامع مسجد اقصیٰ میں منعقد کیا گیا، اسی طرح چھٹا پروگرام جامع مسجد حقانی اور ساتواں مرکزی پروگرام بعد نماز عشاء جامع مسجد طاہری میں انعقاد پذیر ہوا۔ جس کی صدارت مولانا مفتی عبدالجبار مدظلہ نے کی۔ ان پروگراموں میں مبلغین ختم نبوت نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے حالات و واقعات اور تاریخ ساز فیصلہ کے پس منظر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے عموماً اور نوجوان نسل سے خصوصاً عہد لیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے منکرین ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

قادیانیت... حقائق وتجزیہ

محمد یعقوب،تلہ گنگ

اسلام تمام غیر مسلموں کو ذمی ہونے کی حیثیت سے ایک اسلامی ریاست میں بطور شہری انسانی حقوق کے تحت تمام سماجی ومعاشرتی حقوق ومراعات کا ضامن اور پابند ہے، مگر غیر مسلموں کو مسلمانوں کی مذہبی شناخت وپہچان اپنانے اور استعمال کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا، تاکہ مسلمانوں اور کفار کے درمیان تمیز قائم رہ سکے اور یہ بات بین الاقوامی قوانین اور ضوابط کے عین مطابق بھی ہے۔

بالفرض اگر کوئی فرد یا جماعت شریعت اسلامیہ اور ملکی آئین کے تحت غیر مسلم (کافر) ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان اور اپنے کفریہ مذہب کو اسلام کے مقدس نام پر پیش کرنے کی ناجائز اور غیر قانونی جسارت کرے اور اسلام کو کفر اور مسلمانوں کو کافر کہے تو ایسے غیر مسلم کا فرد یا گروہ کی حیثیت دیگر غیر مسلم یعنی ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی وغیرہ کی طرح نہ ہوگی، بلکہ ایسا غیر مسلم فرد یا گروہ شرعاً زندیق اور مرتد ہوگا اور اسلام میں زندیق اور مرتد کی سزا موت ہے، کیونکہ زندیق اور مرتد اسلام اور مسلمانوں کے علاوہ ملکی آئین کا بھی باغی اور غدار ہونے کی بناء پر بدترین مجرم بن جاتا ہے۔

قارئین کرام! اب دیکھتے ہیں کہ منکرین ختم نبوت یعنی قادیانیوں کے کیا مذہبی عقائد اور سیاسی نظریات ہیں؟ اور شرعاً وقانوناً قادیانیوں کی کیا پوزیشن ہے؟۔

۱.....قادیانی تاجدار ختم نبوت ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں اور کذاب مرزا قادیانی (م۔۱۹۰۸ء) کو اپنا نبی اور رسول ماننے کی وجہ سے زندیق، مرتد اور کافر ہیں۔

۲.....کذاب مرزا قادیانی نے اپنی غلیظ کتب میں رحمت دو عالم ﷺ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سیدہ مریم علیہا السلام اور دیگر برگزیدہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، حضرات صحابہ کرامؓ، خاندان رسالت مآب ﷺ بالخصوص حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ، نوجوانان جنت کے سردار حضرت سیدنا حسینؓ اور اکابرین اولیاء کرامؒ کے خلاف انتہائی اہانت آمیز، گستاخانہ اور اشتعال انگیز ناپاک زبان استعمال کرنے کا ناقابل برداشت، ناقابل معافی اور بدترین جرم عظیم کیا ہے اور تمام قادیانی کذاب مرزا قادیانی جیسے ملعون، گستاخ رسول کو اپنا نبی اور رسول ماننے اور اس کا امتی ہونے کی وجہ سے گستاخان رسول ہونے کی بناء پر از روئے شریعت مطہرہ زندیق، مرتد اور کافر ہیں۔

۳.....کذاب مرزا قادیانی کے بقول اس کی خودساختہ اور انگریز کی خودکاشتہ جھوٹی نبوت پر ایمان نہ لانے والے عالم اسلام کے کروڑوں مسلمان (العیاذ باللہ) کافر، ولدالحرام اور کنجریوں کی اولاد ہیں۔

۴.....قادیانی شروع سے قیام پاکستان کے خلاف اور اس کے دشمن ہیں اور آج بھی اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے کے لئے بے تاب ہیں، تاکہ ان کے نام نہاد خلیفہ مرزا محمود (م۔۱۹۶۵ء) کی ناپاک وصیت پوری ہوجائے۔

قارئین کرام! پاکستان کا شہری ہوکر اور پاکستان کی مقدس سرزمین پر بیٹھ کر اس غدار وطن، نام نہاد قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کا شرمناک باغیانہ وغدارانہ بیان (جو کہ تاریخی ریکارڈ پر موجود ہے) ملاحظہ فرمائیں:

''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے، لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے۔ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں، بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہوجائیں۔''

(الفضل ۱۷؍مئی ۱۹۴۷ء)

۵.....بانی پاکستان قائداعظم کی وفات کے بعد وصیت کے مطابق تحریک پاکستان کے نامور رہنما شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی (م۔۱۹۴۹ء) کی اقتداء میں جب قائداعظم کا جنازہ پڑھا گیا تو اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ چوہدری سر ظفر اللہ خان (م۔۱۹۸۵ء) نے اعلانیہ قائد کا جنازہ نہ پڑھا اور غیر مسلم سفراء کے ہمراہ دور فاصلے پر الگ کھڑا رہا، اخبارات میں جب اس بات کا چرچا عام ہوا کہ ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تو اس بدبخت، مرتد اور کافر نے جو جواب دیا، وہ تمام غافل

نادان اور نام نہاد روشن خیال قادیانی نواز مسلمانوں سمیت بالخصوص نئی نوجوان مسلمان نسل کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے، اس کا کافرانہ اور ابلیسانہ بیان پیش خدمت ہے:

"آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر" (روز نامہ زمیندار مؤرخہ ۸/ فروری ۱۹۵۰ء) ماخذ رسالہ بعنوان "انصاف فرمائیے" از مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب، شائع کردہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان)

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ وطن عزیز پاکستان کے اس نمک خوار، تنخواہ دار، نوکر، زندیق، مرتد اور کافر نے سرعام اعلانیہ قائد اعظم کو العیاذ باللہ مسلمان نہ سمجھ کر آپ کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور اپنے مرتد، کافر اور نمک حرام ہونے کا واضح اور کھلا ثبوت دیا ہے، یہ ہے قادیانیوں کی اسلام دشمنی۔

۶.....قادیانی ابتداء ہی سے انگریز کے وفادار، ایجنٹ اور یہود و ہنود و اسرائیل سمیت دیگر غیر مسلم سامراجی طاقتوں کے آلہ کار ہونے کی وجہ سے اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کے علاوہ عرب ممالک کے خلاف ہر وقت سرگرم عمل اور مذموم گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہیں۔ محافظ ختم نبوت صاحبزادہ طارق محمود مرحوم (م۔۲۰۰۳ء) فیصل آباد کا مرتبہ رسالہ "قادیانیت کا سیاسی تجزیہ" ص:۱۷ سے ایک اہم چونکا دینے والا ثبوت پیش خدمت ہے۔

"قادیانی تحریک نے برطانوی سامراج کے ہاتھ پاؤں مضبوط کرنے کے لئے جو کچھ کیا، اس کی بڑی طویل داستان ہے کہ کس طرح قادیانی اسلامی و عرب ممالک کی جاسوسی کرتے رہے اور فلسطین کو قادیانی کارندوں کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا اور وہاں برطانیہ کی جاسوسی کے محکمہ کا افسر اعلیٰ ایک یہودی کو کیونکر بنایا گیا؟ ۱۹۲۲ء میں قادیانی خلیفہ مرزا بشیر فلسطین گیا اور اعلان کیا کہ یہودی اس خطے کے مالک ہوجائیں گے۔ یہ الہام کہاں سے آیا؟ یہ سب ہی کچھ ان کے خفیہ سیاسی عزائم کا عکاس تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ قادیانیت اور یہودیت دو ایسے بچوں کا نام ہے، جنہوں نے صیہونیت کی کوکھ سے جنم لیا ہے، تو مبالغہ نہ ہوگا۔ حضرت علامہ اقبالؒ کے بقول "احمدیت یہودیت کا چربہ ہے"۔

قارئین کرام! آج بھی قادیانی اسرائیلی فوج کا حصہ ہیں اور اسرائیل کے وفادار ایجنٹ، آلۂ کار اور مخبر ہیں۔

۷.....قادیانی نبوت کاذبہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور اس پر کذاب مرزا قادیانی کی اپنی دستی قلمی درخواست بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مؤرخہ ۲۴/ فروری ۱۸۹۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت، جلد ہفتم: مولفہ: میر قاسم علی قادیانی کا ایک انتہائی شرمناک پیراگراف پیش خدمت ہے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ نہایت توجہ اور غور سے پڑھیں کہ کذاب مرزا قادیانی اپنے آقا انگریز گورنر بہادر کی کس طرح چاپلوسی وخوشامد کرتے ہوئے اپنی درخواست میں لکھتا ہے۔

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار، ایمان نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت سے گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی کہ وہ قدیم زمانے سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں، اس خود کاشتہ پودے کی نسبت حزم اور تحقیق اور توجہ سے کام لے"۔

قارئین کرام! یہ ہے انگریز کی خود کاشتہ جھوٹی نبوت کی اصل حقیقت اور کذاب مرزا قادیانی کا شرمناک وغلیظ کردار۔

۸.....قادیانی جماعت کی تحریک پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں اور بھرپور مخالفت کے باوجود جب تقسیم کا اعلان ہوا تو قادیانیوں کی مکروہ گھناؤنی سازش اور چوہدری سر ظفر اللہ خان قادیانی کے منافقانہ کردار کی وجہ سے گورداسپور (کا ضلع جس میں قادیانیوں کا مرکز قصبہ قادیان واقع تھا) کو پاکستان کے نقشہ سے نکال کر بھارت میں شامل کردیا گیا۔

قادیانیوں کی پاکستان کے خلاف یہ ایک خطرناک سازش تھی، کیونکہ ضلع گورداسپور نہ ملنے کی وجہ سے کشمیر بھی پاکستان سے کٹ گیا، جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ کشمیر کا مسئلہ آج تک حل نہ ہوسکا۔ مزید تفصیلات جاننے کے لئے سرکاری دستاویزی کتاب "پارٹیشن آف پنجاب" ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

۹.....امت مسلمہ کے خلاف قادیانیوں کی مسلسل سازشوں اور اسلام کی توہین اور تضحیک کی مسلسل روش اور بالخصوص ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے بے گناہ نہتے مسلمان طلباء پر چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں کے وحشیانہ تشدد کے نتیجے میں پورے ملک میں ایک زبردست پرامن احتجاجی تحریک چلی اور پورے ملک کے مسلمانوں کے پرزور مطالبے کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں قومی اسمبلی آف پاکستان نے فریقین یعنی مسلمانوں اور قادیانیوں کا

موقف سننے اور فریقین کا تحریری مواد دیکھ کر غیر جانبدارانہ تجزیہ کر کے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے مبارک و پرمسرت دن متفقہ طور پر قادیانیوں اور ان کی لاہوری شاخ کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ملت اسلامیہ سے خارج کر دیا، مگر قادیانی آج تک پارلیمنٹ کا فیصلہ ماننے سے انکاری اور باغی ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر بضد ہو کر اپنے کفریہ مذہب اور ناپاک عقائد کو اسلام کے مقدس نام پر پھیلانے میں مصروف ہیں۔

۱۰۔۔۔۔۔آئین پاکستان کے تحت قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے بعد جب آٹھویں ترمیم کے ذریعے ان پر شعائر اسلامی اختیار کرنے پر پابندی لگائی گئی تو انہوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں رٹ دائر کر دی، جس پر سپریم کورٹ کے فل بینچ نے قومی اسمبلی کی متفقہ آئینی قرارداد کی توثیق کرتے ہوئے اپنے تاریخی عدالتی فیصلہ ظہیر الدین بنام سرکار 1999SCMR1718ء کی رو سے قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور اس فیصلے کی رو سے بھی کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے، خلاف ورزی کی صورت میں وہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298C کے تحت تین سال قید کا مستوجب ہے۔

مگر قادیانیوں کی ہٹ دھرمی دیکھیں کہ عدالت عالیہ کا فیصلہ تسلیم کرنے کی بجائے اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے اور اپنے کفریہ مذہب کو اسلام کے نام سے پیش کرنے پر بضد ہیں اور عدالت عالیہ کا فیصلہ نہ ماننے کی وجہ سے مجرم ہیں۔

۱۱۔۔۔۔۔کذاب مرزا قادیانی نے اپنی خود ساختہ انگریز نواز جعلی اور جھوٹی نبوت کا یہ سارا ڈرامہ اور چکر محض اس لئے چلایا تھا کہ انگریزی حکومت کی مدد کرے اور جہاد کے مقدس اسلامی فریضہ کو ختم کرے۔ لہٰذا اس کذاب مرزا قادیانی نے اپنی شیطانی وحی اور الہام کے ذریعے یہ دجالانہ اعلان کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور تمام ہندوستانی مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے انگریزی حکومت برطانیہ کی اطاعت کریں اور اب جہاد ہمیشہ کے لئے حرام ہے، لہٰذا جہاد کا خیال دل سے نکال دیں۔ بطور ثبوت اس کذاب قادیانی کا صرف ایک ہی جھوٹا شیطانی الہام پیش خدمت ہے:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات طبع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں، میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں''۔ (تریاق القلوب ص ۱۵ از مصنف مرزا غلام احمد قادیانی، بحوالہ قومی ڈائجسٹ، لاہور ج ۷ شمارہ ۴، ۱۹۸۴ء)

یہ ہے درج بالا پیش کردہ قادیانی نبوت کاذبہ کا شیطانی ایجنڈا کہ جہاد حرام ہے۔

قارئین کرام سے مؤدبانہ عرض ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں احقر راقم کے پیش کردہ درج بالا حقائق و تجزیہ کی روشنی میں منصفانہ و غیر جانبدارانہ ذہن کے ساتھ فیصلہ فرمائیں کہ جب قرآن و حدیث، تعامل صحابہ کرامؓ و اہل بیت عظامؓ، اجماع امت، آئین پاکستان، سپریم کورٹ کے فیصلے اور عصر حاضر کے اسلامی ممالک کے تمام مسالک و مکاتب فکر کے نامور جید علمائے کرام کے فتاویٰ کے علاوہ غیر مسلم عدالتوں کے فیصلوں کے مطابق بھی قادیانی کافر و غیر مسلم قرار دیے جا چکے ہیں، تو انصاف اور دیانت داری کا تقاضا تو یہ تھا کہ قادیانی پارلیمنٹ آف پاکستان اور سپریم کورٹ کا آئینی و قانونی فیصلہ تسلیم کرتے ہوئے اپنی علیحدہ مذہبی شناخت و پہچان مرزائی یا قادیانی ہونے کی حیثیت سے کراتے اور اپنے آپ کو کافر اور غیر مسلم اقلیت سمجھتے، لیکن اس کے برعکس قادیانیوں کی ڈھٹائی، ضد و ہٹ دھرمی کا مشاہدہ تمام دنیا کے سامنے ہے کہ وہ آئین پاکستان اور سپریم کورٹ کا فیصلہ ماننے سے اعلانیہ انکاری و باغی ہیں اور طرفہ تماشا یہ کہ وہ اپنے غیر مسلم کافر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان اور عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں، اپنے خالص کفریہ قادیانی مذہب کو اسلام اور چودہ سو سالہ متواتر اور مسلسل اصلی اسلام کو کفر کہتے ہیں۔

خدارا انصاف فرمائیں! قادیانی اپنی اس ناجائز و غیر آئینی و قانونی مجرمانہ ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے از روئے اسلام ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، بدھ مت وغیرہ کفار کی طرح ذمی اور کافر نہ رہے، بلکہ زندیق اور مرتد قرار پائے اور اسلامی ریاست میں شرعاً زندیق اور مرتد کی سزا موت ہے۔

درج بالا پیش کردہ حقائق و تجزیہ کی روشنی میں قادیانیوں کے موجودہ غیر قانونی و ناپسندیدہ اور غدارانہ و باغیانہ طرز عمل و کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آئین پاکستان کے تحت کافر و غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے اور سپریم کورٹ کے متفقہ تائیدی فیصلہ کے تحت بھی کافر و غیر مسلم اقلیت ہونے کے باوجود قادیانیوں کا اپنے آپ کو کافر و غیر مسلم اقلیت کہنے اور سمجھنے کے بجائے زبردستی ضد و ہٹ دھرمی سے اپنے آپ کو مسلمان

کہلوانے اور اپنے خالص کفریہ مذہب کو اسلام کے مقدس نام پر پیش کرنے اور پھیلانے کے غدارانہ و باغیانہ اور ناقابل برداشت، ناقابل معافی، غیر آئینی اور غیر قانونی جرم عظیم کے باوجود آخر کس منطق یا دلیل سے منکرین ختم نبوت قادیانی مسلمانان پاکستان کے وطنی اور قومی بھائی قرار دیئے جانے کے مستحق بن سکتے ہیں؟

قادیانیوں کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ علمائے کرام سے رجوع کر کے ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سنجیدگی اور شرافت سے قادیانیت کو سمجھنے کی کوشش کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کو ہدایت نصیب ہو اور آخرت کے دردناک عذاب سے بچ سکیں یا آئین پاکستان اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو کافر و غیر مسلم اقلیت سمجھ کر اپنی مذہبی شناخت و پہچان الگ بنالیں اور مسلمان کہلوانا چھوڑ دیں اور اپنے خالص کفریہ مذہب و عقائد کو اسلام قرار نہ دینے کا واضح تحریری و زبانی اعلان میڈیا و اخبارات کے ذریعے کر دیں تو اس میں ان کا اپنا ہی فائدہ ہوگا۔

باوجود شرعاً وہ زندیق اور مرتد کافر ہونے کے اقوام متحدہ کے چارٹر اور ملکی آئین وقانون میں دیئے گئے انسانی حقوق کے تحت ان کو حکومت کی طرف سے یہ رعایت حاصل ہے کہ ان کے تمام بنیادی انسانی وسماجی اور معاشرتی حقوق اور مراعات اور ان کی جان ومال عزت وآبرو کا تحفظ اور احترام حکومت وقت کی آئینی اور قانونی ذمہ داری اور مسلمانوں کی بھی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہوگی۔ جب کہ شروع سے لے کر آج تک ریاست کی طرف سے ان کو تمام انسانی وسماجی اور معاشرتی حقوق اور مراعات حاصل ہیں، حتی کہ کلیدی عہدوں پر آج بھی کئی قادیانی فائز ہیں اور مسلمانوں کی طرف سے ان کے خلاف کوئی نازیبا و نامناسب سلوک نہیں کیا جاتا، بلکہ وہ ملک کے اندر پرامن شہری کی طرح محفوظ اور مامون ہیں اور بالفرض اگر ان کے خلاف کوئی ناجائز و جارحانہ اور غیر قانونی کارروائی ہو جائے تو مجرموں کے خلاف قانون کے مطابق عدالتی کارروائی ہوتی ہے اور ان کو قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے، لیکن اس کے برعکس مغربی ممالک اور بیرونی دنیا میں دن رات قادیانی یہ مذموم اور غلط پروپیگنڈہ بھی کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے، جو کہ سراسر سفید جھوٹ ہے۔

آخر میں نام نہاد روشن خیال، قادیانی نواز اور نادان مسلمانوں سے استدعا ہے کہ وہ قادیانیوں کی موجودہ آئین شکن، غدارانہ، باغیانہ اور غیر قانونی طرز عمل اور کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنانے کی دانش مندانہ اصلاحی جدوجہد کریں، تاکہ ملک کے اندر موجودہ مذہبی منافرت، انتشار اور فساد کا مکمل خاتمہ ہو سکے اور مسلمانوں کے ساتھ قادیانی بھی پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے پرامن محفوظ اور خوشحال زندگی گزار سکیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارا پیارا ملک امن اور سلامتی کا ہمیشہ کیلئے گہوارہ بن جائے۔☆

قادیانیت کوئی فرقہ نہیں بلکہ یہ الگ امت بننے کی جسارت ہے: مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، نوجوان طبقہ خصوصاً دینی مدارس اور عصری تعلیمی اداروں کے طلبا کرام کو تحفظ ختم نبوت کی اہمیت سے روشناس کرانے اور قادیانیت کے زہریلے فتنے سے محفوظ کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً تربیتی نشست کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ اس سلسلے میں پچھلے کچھ عرصے سے ہر اسلامی ماہ کی تیسری جمعرات کو دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں تربیتی نشست کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں جید علماء کرام بیانات فرماتے ہیں۔

اس سال کی پہلی نشست ۲۳ر شوال بعد نماز مغرب منعقد ہوئی جس میں شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے صاحبزادہ و جانشین، حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی مدظلہ نے طلبا کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت قائم ہو جانا بہت بڑی شان ہے۔ جس کو یہ نسبت مل گئی وہ صدیق اکبر بن گیا اور کوئی فاروق اعظم کہلایا، لیکن جو اس نسبت سے محروم رہ گیا، وہ آج تاریخ کے اوراق میں دفن ہے، اگر کوئی انہیں جانتا بھی ہے تو برے القاب سے ہی یاد کرتا ہے۔

نبوت اہل زمین کے لئے ہمیشہ رحمت بن کر نازل ہوئی ہے، اللہ رب العزت نے اس امت پر احسان فرمایا کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر سے اس رحمت کا اکمال فرمادیا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا اور اس رحمت کو جاری رہنا ہوتا تو عمرؓ نبی ہوتے“ لیکن میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

کسی انسان کے بارے میں برا سوچنا اور اس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرنا گناہ ضرور ہے لیکن کفر نہیں، مگر کسی نبی کے بارے میں برا سوچنا اور گستاخی کرنا گناہ ہی نہیں سخت کفر و ارتداد ہے اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع اس بات پر منعقد ہوا کہ آپ کی نبوت کا انکار کرنے والا اور آپؐ کے مقابلے میں اپنی نبوت کو پیش کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیت کوئی فرقہ نہیں بلکہ یہ الگ امت بننے کی جسارت ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے منافی ہے کہ: ”میری امت کے بعد کوئی امت نہیں“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل زندگی ہمارے پاس محفوظ ہے، یہ آپؐ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے، ورنہ کسی اور نبی کی مکمل زندگی محفوظ نہیں۔

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے وہ کام کیا کہ آج ہمارے پاس علمی مواد کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے، جو ہمارے لئے اس راہ میں کام کرنے کے لئے کافی سودمند ہے۔

خبروں پر ایک نظر

ختم نبوت کی حفاظت آپ ﷺ کی ذات کا تحفظ ہے: مولانا محمد اعجاز مصطفی

کراچی (محمد قاسم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے تمام حلقوں کے کارکنان ختم نبوت کا سالانہ اجتماع ۱۸؍ستمبر ۲۰۱۱ء بروز اتوار بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں منعقد ہوا جس میں مولانا عطاء اللہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا توصیف احمد نے تمام کارکنان کو خوش آمدید کہا اور اکابرین و احباب کے سامنے کارکنان کی محنت و کاوش اور کارگردگی پیش کی اور تحفظ ختم نبوت کے لئے ان کی خدمات کو سراہا۔ آئندہ کے لئے اس محاذ پر مزید بھرپور کردار ادا کرنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر مولانا محمد اعجاز مصطفی نے کارکنان ختم نبوت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سلسلۂ نبوت سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا۔ اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں، اس طرح صحابیت کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر ختم، اہل بیت کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر اور امہات المومنین کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر ختم ہوگیا۔ ایک ہے دین کی اشاعت اور دوسری ہے دین کی حفاظت، اللہ تعالیٰ دین کی اشاعت کا کام تو کسی فاسق سے بھی لے سکتا ہے، آج ہم دیکھتے ہیں کہ سارے فتنے دین کی اشاعت و خدمت کا نام لے کر گمراہی پھیلاتے ہیں۔ منکرین حدیث سے زید حامد ملعون تک ہر ایک دین کی خدمت کا نام لیتا ہے، میں تو کہتا ہوں کہ دین کی اشاعت سے زیادہ اہم کام دین کی حفاظت ہے۔ ہر دور میں حکمران طبقہ ہی فتنوں کو پالتا اور اس کی سرپرستی کرتا ہے۔ مرزا قادیانی کو بھی انگریز نے کھڑا کیا اور اس کی سرپرستی کی۔ پاکستان بننے کے بعد یہ فتنہ ہندوستان سے انگریز کی بدولت یہاں آیا۔ ہمارے دین کی بنیاد و اساس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے، تبلیغ، جہاد، نماز، روزہ اور دین کے دیگر شعبوں کا کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کا تحفظ ہے اور ختم نبوت کی حفاظت آپ کی ذات کا تحفظ ہے۔ یہ کام دفاع ہے۔ عقیدے کا درست ہونا ضروری ہے، اگر عقیدہ درست نہیں تو سارے اعمال، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج اکارت ہیں۔ جو جماعت دین کی حفاظت کرتی ہے، اس میں ایمانی حس تیز ہو، تاکہ نئے فتنوں کا کماحقہ ادراک کرسکے، جیسے فتنہ قادیانیت کے ظہور سے بہت پہلے ہمارے اکابر نے اس کی بو کو محسوس کرلیا تھا۔ اسی طرح ہمارے حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ نے فتنہ زید حامد کا ادراک کرلیا تھا، جبکہ ہمارے اپنے دیوبند مسلک سے تعلق رکھنے والے احباب اور علماء بھی اس کی تقاریر کے سحر میں مبتلا تھے، لیکن ہمارے حضرت شہیدؒ نے محسوس کرلیا تھا کہ یہ فتنہ پرور ہے، اس لئے اس کے سامنے ڈٹ گئے، دوسری بات یہ کہ ایمانی غیرت جاگ رہی ہو۔ ایک موقع پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے فرمایا: ''ہمیشہ یہ سمجھو کہ میرا عقیدہ بالکل درست ہے، اگر مجھے فلاں بات سمجھ نہیں آرہی تو اس میں میری کم علمی کا قصور ہے اور اگر کوئی بے دین اپنی بات کرے تو فوراً اسے جھٹلا دو۔'' تیسری بات یہ کہ ہمیں علمی دلائل سے مسلح ہونا چاہئے، ہمارے پاس علمی مواد اور علمی استعداد مضبوط ہونی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ بہادری اور شجاعت کے جوہر بھی موجود ہوں تاکہ فتنے کا مقابلہ کرسکیں۔ اس کے علاوہ اللہ کے ساتھ تعلق بھی ہونا چاہئے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ایک مرتبہ فرمایا: ''قادیانیو! اگر ہم دن میں دلائل و براہین اور مناظروں کے ساتھ تمہارا مقابلہ کرتے ہیں تو راتوں کو اٹھ کر تمہاری ہدایت کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔'' ہماری جماعت کے ہر کارکن کو ان صفات سے متصف ہونا چاہئے۔ انہوں نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ تمام کارکنان اور عاشقان مصطفیٰ تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کریں ان شاء اللہ یہ کام آپ کے لئے ذریعہ نجات و شفاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنے گا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ایک بار فرمایا: ''ہمیں یہ تو یقین ہے کہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والا جنت میں جائے گا جہنم میں نہیں، کہ اللہ کی غیرت کبھی یہ گوارا نہیں کرسکتی کہ ختم نبوت کا دشمن بھی جہنم میں ہو اور اس کا تحفظ کرنے والا بھی اس کے ساتھ جلے، لیکن موت کے بعد کے مراحل، قبر، حشر، حساب و کتاب بڑے مشکل ہیں۔'' اللہ تعالیٰ ہم سب کی دستگیری فرمائے آپ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باڈی گارڈ ہیں اور باڈی گارڈ ہر جگہ ساتھ ہوتا ہے، ہم سب بھی ان شاء اللہ جنت میں حضور علیہ السلام کے ساتھ ہوں گے۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ خانہ کعبہ میں رو رو کر دعا مانگا کرتے ہیں کہ: ''یا اللہ! میں آپ سے روٹی اور کپڑا نہیں مانگتا کیونکہ اس کا تو آپ نے ذمہ لیا ہے، بس یہ مانگتا ہوں کہ مرتے دم تک ہم سے تحفظ ختم نبوت کا کام لے لیں۔'' اللہ تعالیٰ ہم سب حاضرین کو بھی تاحیات تحفظ ختم نبوت کی خدمت سے محروم نہ فرمائیں۔ آمین۔

ضلع بدین، عمرکوٹ اور میر پور خاص کی ڈائری

اندرون سندھ بارشوں اور سیلاب کی صورتِ حال

ضلع بدین (مولانا محمد یوسف نقشبندی) ضلع بدین، ضلع عمرکوٹ اور میر پور خاص میں حالیہ بارشوں اور سیلاب نے ان تمام اضلاع میں تباہی مچادی، میر پور خاص سے جھڈو کے تمام زمینی راستے منقطع ہوگئے۔ ان علاقوں میں متاثرین کھانے پینے کو ترس رہے ہیں۔ تحصیل ماتلی کے ایک متاثرہ فیملی کے دو بچے بھوک سے مرگئے ہیں۔ ماتلی شہر میں بے روزگاری عروج پر پہنچ گئی ہے، جانوروں کا چارہ نہیں مل رہا، بعض علاقوں میں چارے کی ایک گانٹھ تین سو روپے میں فروخت ہورہی ہے۔ دودھ کی قلت ہے، پانی میں ڈوبے علاقوں میں پینے کا پانی ختم ہوگیا ہے، ہزاروں افراد اپنے مویشیوں سمیت محفوظ مقامات کی طرف نقل مکانی کرگئے۔ ان تمام علاقوں میں آنے والے کئی ماہ تک یہی صورت حال برقرار رہنے کا خدشہ ہے، کیونکہ میلوں دور تا حدِ نظر پانی ہی پانی نظر آرہا ہے اور یہ پانی نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، دوسری طرف سرکاری انتظامیہ نے متاثرین کے رد عمل سے بچنے کے لئے انہیں وطن کارڈ کے چکر میں ڈالنے کی حکمت عملی پر عمل شروع کردیا ہے، کچھ بدبخت لوگ ایسے بھی جھڈو شہر میں دیکھے گئے جن کے سیاہ کرتوت تاریخ میں لکھے جائیں گے۔ ان لوگوں نے دو وقت کی روٹی اور پیاس سے بلکتے بچوں کو ایک گلاس پانی دینے کی ایسی قیمت لگائی ہے جسے سن کر سر شرم سے جھک جاتا ہے۔

جھڈو میں مجبور لوگوں سے ۵ ہزار روپے تولہ کے حساب سے طلائی زیورات خریدے گئے، جن کا حالیہ ریٹ ۱۶۰۰۰ روپے ہے اور ۲۰۰ روپے فی ۴۰ کلو گرام کے حساب سے گندم خریدی گئی۔ ۱۰ روٹیوں کے عوض غریب کسان سے بکرا لے لیا گیا اور تین سے پانچ ہزار روپے تک بھینس خریدی گئی۔

کنڈو باگو کے علاقہ کھڈارو میں مختلف این جی اوز نے امداد تقسیم کی اور ان میں سے ایک صرف غیر مسلم اقلیتوں کے لئے امداد لے کر آئی تھی۔ ان علاقوں کے تمام خوشحال مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مشکل کی اس گھڑی میں آگے آئیں اور دل کھول کر تمام مسلمانوں کے ساتھ اور بالخصوص ان نومسلم خاندانوں کے ساتھ تعاون کریں، جو حال ہی میں قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد ۱۲۰ ہے جن کو خوراک اور خیموں کی اشد ضرورت ہے۔

ان حالات میں قادیانیوں پر بھی کڑی نظر رکھنا ہوگی تاکہ وہ امداد کی آڑ میں کسی مسلمان کے ایمان کو خراب نہ کریں۔

جھڈو بائی پاس سے لے کر نوکوٹ کے تمام علاقوں کا ڈاکٹر محمد طارق صدیقی آف گولارچی نے دورہ کیا اور امدادی ٹیم کے ساتھ پھنسے ہوئے لوگوں کو نکال کر ان کی رہائش کا انتظام کیا، انہوں نے پانی کے اندر مردہ جانور اور گھروں کا سامان، جن میں گھروں کے برتن، الماریاں، بستر، کرسیاں بہتے ہوئے دیکھے۔ ان حالات میں لوگوں کے بے سروسامانی کے عالم میں قافلے جن میں سے اکثر عورتوں اور بچوں کو روتا ہوا دیکھا۔ اس کے علاوہ ٹرانسپورٹ نہ ملنے کی وجہ سے ہزاروں لوگ پانی میں پیدل بچے کھچے سامان کے ساتھ جارہے تھے، جن میں معصوم بچے، عورتیں، مرد اور بوڑھے سب شامل تھے۔

جھڈو بائی پاس کا پل گرنے کی وجہ سے کافی مشکلات پیدا ہوگئی تھیں، جس کو دیکھتے ہوئے جھڈو شہر کے ایک صاحب خیر سردار مغل کو پل ورکس والوں نے تین گھنٹے میں آہنی پل تیار کرکے پل کی جگہ پر کرین سے فٹ کردیا اور اس کی وجہ سے لوگوں کی آمد و رفت جاری ہوئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ان حالات میں اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔

اس حوالے سے بدین شہر میں مدرسہ بدرالعلوم کے مدیر حضرت مولانا عبدالستار چاوڑہ صاحب کی خدمات قابل دید اور قابل رشک ہے کہ انہوں نے اپنا تمام مدرسہ متاثرین سیلاب کی رہائش کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور پانچ سو کی تعداد میں اس مدرسہ میں متاثرین موجود ہیں اور حضرت والا متاثرین کے لئے جو خدمات کرسکتے ہیں وہ کررہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو بہت ہی زیادہ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے امیر مولانا محمد عاشق نقشبندی نے ڈگری، میر پور خاص، ٹنڈو جان محمد کے علاقوں کا دورہ کیا اور متاثرین میں حسب استطاعت امداد تقسیم کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی سے بھی امداد کی پہلی کھیپ ٹرک کے ذریعے یہاں پہنچی جو متاثرین میں تقسیم کی گئی۔

میری والدہ محترمہؒ کی رحلت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ملتان..... ۳؍ستمبر ۲۰۱۱ء کو میری والدہ محترمہؒ انتقال فرماگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تہجد کی پابند تھیں، گزشتہ تین چار ماہ سے بیمار چلی آرہی تھیں کہ وقت موعود آپہنچا اور حرکت قلب بند ہونے سے رحلت فرماگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اگلے دن ۵؍ستمبر کو مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ، صدیق آباد بستی مٹھو جلال پور پیروالا روڈ میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ کے حکم پر شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمٰن شیخ الحدیث دارالعلوم مدنیہ بہاولپور نے پڑھائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالرزاق مجاہد کے علاوہ شجاع آباد کے علماء کرام مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا مفتی عبیداللہ، قاری محمد عارف، مولانا سراج احمد قریشی، مولانا رضاء المنعم قریشی، قاضی قمر الصالحین، پیر عمر فاروق بہلوی، قاری جمیل الرحمٰن بہلوی، مولانا رشید احمد بہلوی، جلال پور پیر والا سے حضرت عبدالرحمٰن جامی، قاری خیر محمد، مولانا محمد یوسف نقشبندی سمیت درجنوں علماء کرام نے شرکت کی۔

اگلے دن ملک بھر سے علماء کرام نے ٹیلی فون پر تعزیت کا اظہار کیا۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رفقاء مولانا منیر احمد منور، مفتی ظفر اقبال، مولانا افتخار احمد سمیت تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ نیز مجلس احرار اسلام کے مولانا سیّد عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا سیّد محمد کفیل شاہ بخاری، مشہور تبلیغی بزرگ مولانا کریم بخش، مجلس کے مبلغین و راہنماؤں نے شجاع آباد اور ملتان تشریف لاکر تعزیت کا اظہار فرمایا اور مغفرت کی دعا کی۔ قارئین مرحومہ کی مغفرت اور رفع درجات کی دعا فرمائیں۔

نوٹ: جن علماء کرام نے بالمشافہ تشریف لاکر یا ٹیلی فون کے ذریعہ تعزیت کا اظہار فرمایا اور والدہ محترمہ کی مغفرت کی دعا کی۔ بندہ تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ پاک تمام حضرات کو جزائے خیر سے نوازیں۔

جامعہ عبیدیہ کے دورۂ تفسیر کی اختتامی تقریب

فیصل آباد (مولانا عبدالرشید غازی) جامعہ عبیدیہ کا سالانہ دورۂ تفسیر شعبان و رمضان میں جاری رہا۔ پیر طریقت حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم اور جامعہ کے اساتذہ کرام مولانا ندیم احمد فاضل دارالعلوم دیوبند، مولانا مفتی محمد قاسم نے قدوۃ السالکین، حضرت مولانا وسیّدنا محمد عبداللہ بہلوی نوراللہ مرقدہ کی طرز پر دورۂ تفسیر پڑھایا۔ دورے میں ایک سو آٹھ حضرات نے شرکت کی۔ امتحان میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو قرآن پاک کی تفاسیر اور حضرت شاہ صاحب مدظلہ کے مواعظ پیش کئے گئے۔ اختتامی تقریب سے جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مہتمم مولانا مفتی محمد طیب نے خطاب فرمایا، جبکہ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری عبدالرحمٰن مکی نے حاصل کی۔ نعت جناب محمد اقبال اور سلمان شجاع آبادی نے پڑھی۔ اول ۵ انعامات میں تفسیر انوارالبیان، سند، وعظ، حسن معاشرت اور ۵۰۰ روپے نقد، دوم ۵ انعامات تفسیر بیان القرآن، وعظ حسن معاشرت، ۲۰۰ روپے، ۱۳ حضرات کو تفسیر عثمانی، وعظ حسن معاشرت ۵۰۰ روپے نقد دیئے گئے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سیّد سہیل شاہ نے سرانجام دیئے۔ اختتامی دعا مولانا صادق الامین نے کرائی۔ مجلس کی نمائندگی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور راقم الحروف عبدالرشید غازی نے کی۔

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆...... تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆...... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆...... تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆...... کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆...... رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆...... اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

REGD. NO. SS-160

سلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادیِ لا نبی بعدی — تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

حکیم العصر محدث کبیر ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا
خواجہ عزیز احمد صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ختمِ نبوت ﷺ کانفرنس

30 ویں دو روزہ سالانہ عظیم الشان

مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ 13 جمعرات 14 جمعۃ المبارک اکتوبر 2011

عنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ — سیرۃ خاتم الانبیاء — مسئلہ ختمِ نبوت

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام — عظمتِ صحابہ و اہلِ بیت — اتحادِ امت

اور ظہورِ مہدی جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہلِ اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان: 061-4783486
چناب نگر: 047-6212611